رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۱۲

شمارہ

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری
نائب فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۶ روپے ششماہی ۳/۵۰ روپے
ممالک غیر ۷/۵۰

۱۴ / تبلیغ ۱۳۴۲ ہش | ۱۹ / رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۱۴ / فروری ۱۹۶۳ء

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۰ / فروری بوقت آٹھ بجے صبح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۶۳-۲-۱۰ میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ :-

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی البتہ رات بے چینی ہو گئی - اس وقت طبیعت بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضور انور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے -

قادیان - ۱۲ / فروری - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں - الحمد للہ

جماعت احمدیہ کا وجود ملک سیرالیون میں اسلام کیلئے ایک بہت بڑی طاقت کا موجب ہے

اس نے اسلام کی ایسی خدمت کی جس کی گذشتہ صدیوں میں مثال نہیں ملتی

اس کے علم و فضل کی ملک میں دھاک بیٹھ گئی ہے

احمدیہ سالانہ کانفرنس میں سیرالیون کے نائب وزیر اعظم کی تقریر

" جماعت احمدیہ کا وجود اس ملک میں اسلام کے لئے ایک بہت بڑی طاقت کا موجب ہے اس جماعت نے اسلام کی جس طرح خدمت کی ہے صدیوں سے کسی نے نہیں کی - جماعت کا لٹریچر اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتا ہے - اور ایک معمولی لکھا پڑھا آدمی اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے - اس ملک میں اسلام صدیوں سے ہے مگر اسلام کو ایسی شکل میں پیش کیا گیا جو نا قابل عمل نہیں تو کم از کم مشکل ضرور نظر آتا ہے - مگر جماعت احمدیہ نے اسلام کی صحیح تصویر پیش کر کے ملک و ملت کی بہت خدمت کی ہے - مجھے یاد ہے جب میں نری ٹاؤن کے ایک سکول میں طالب علم تھا تو جماعت احمدیہ کا مبلغ نری ٹاؤن میں آیا - لوگوں نے اس کی مخالفت کی مگر اس کے علم و فضل کی اس قدر دھاک بیٹھ گئی کہ لوگ اس کے علم و فضل کا اقرار برملا کرنے لگے - اس کے ایک ہاتھ میں قرآن تھا تو دوسرے میں بائیبل - اور وہ دونوں کا مقابلہ کر کے قرآن کی فضیلت اس طرح ثابت کرتا تھا کہ کوئی عیسائی پادری اس کا جواب نہ دے سکتا تھا -

احمدیہ مشن نے اسلام پر نیا لٹریچر پیدا کرنے کے علاوہ قرآن کریم کے تراجم کر کے دنیا پر خصوصاً مسلمانوں پر احسان عظیم کیا ہے - ہم نوجوان جنہوں نے انگریزی تعلیم حاصل کی ہے اور وہ بھی عیسائی سکولوں میں ، ہمارے لئے اسلام کا سمجھنا بہت ہی مشکل تھا اگر ہمیں اسلام کے بارے میں واقفیت حاصل ہوئی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ہوئی ہے اور آج ہم بڑے سے بڑے اسلام دشمن کو اسلام کی صداقت کے بارہ میں چیلنج کر سکتے ہیں - مجھے یاد ہے کہ جب میں طالب علم تھا ایک عیسائی نے اخبار میں ایک مضمون لکھا جس میں اسلام پر ناروا حملے کئے گئے تھے میں نے چیلنج کو قبول کو قبول کیا اور جواب دینے کی تیاری میں مشغول ہوا - عیسائیوں کے اعتراضات کا مکمل جواب احمدیہ مشن کی کتابوں میں موجود تھا - میں نے مشن کی کتابیں لے کر اس کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا -

میں احمدیہ مشن کی اسلامی خدمات کا دل و جان سے معترف ہوں اور جہاں بھی مجھے جانے کا اتفاق ہوا میں نے اس کا اعتراف کیا ہے اور جہاں بھی گیا ہوں احمدیہ مشن کو خدمت دین کرتے ہوئے پایا ہے - امریکہ جرمنی ، ڈلی ، انگلینڈ ، غانا ، نائیجیریا وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں میں مشن کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی امکانی مدد مجھ سے ہو سکی میں کروں گا - کیونکہ یہ مشن اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور حفاظت کے لئے لڑ رہا ہے -

آپ لوگوں کے سامنے کام کرنے کا وسیع میدان ہے آپ کو چاہیئے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں - آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کر کے مشن کی مدد کرنی چاہیئے تا اسلام کا بول بالا ہو - حضرت خدیجہؓ کا نمونہ عورتوں کے سامنے ہے - بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کر کے عورتیں بہت بڑا کام کر سکتی ہیں - میں اپنا نمونہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - میں اکثر عیسائی سکولوں میں تعلیم پانے کے باوجود تہ دل سے مسلمان رہا صرف اس وجہ سے ہے کہ میری والدہ نے میری صحیح رنگ میں اور دینی ماحول میں تربیت کی ہے - دیکھا گیا ہے کہ مسلمان بچے جب سیکنڈری سکولوں میں پہنچتے ہیں تو وہ اپنا مذہب تبدیل کر بیٹھتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کی بچپن میں صحیح رنگ میں تربیت نہیں ہوتی

اس سرزمین میں اسلام گذشتہ صدی میں بڑے نازک دور سے گذرا - ایک گورنر نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں پہنچائیں اور بعض مسلمان قبیلوں کو نری ٹاؤن سے باہر بھجوانے کا حکم صادر کیا - انہوں نے اپیل کی مگر وہ نہ سنی گئی - آخر وہ گورنر چھٹی گیا اور وہیں فوت ہو گیا - جب اس کی جگہ پر دوسرا گورنر آیا تو اس نے کہا کہ اسلام ایک اچھا مذہب ہے - اور اس طرح کونسل نے اپنا فیصلہ منسوخ کر دیا یہی وجہ ہے کہ نری ٹاؤن میں تاحال مسلمان بڑی تعداد میں موجود ہیں - اب آپ آسانی سے تبلیغ کر سکتے ہیں - مگر مجھے وہ وقت یاد ہے جب کہ تبلیغ کی اجازت نہ تھی اور مسلمان کہلانا بھی مشکل تھا -

دو ماہ ہوئے لیگوس (نائیجیریا) میں عیسائیوں کی ایک بہت بڑی میٹنگ ہوئی جس میں یہ سوال بھی زیر بحث آیا کہ مغربی افریقہ میں اسلام کیوں ترقی کر رہا ہے - بڑی بحث کے بعد میٹنگ کے ممبر اس نتیجہ پر پہنچے کہ احمدی مبلغین سیاست میں نہیں الجھتے اور اپنی سرگرمیوں کو خالص مذہبی امور تک محدود رکھتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ وہ بخوبی اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں - آپ غانا کی مثال لے لیجئے جہاں کی سیاسی حالت مختلف ہے مگر وہاں پر بھی احمدی بڑے آرام سے اپنا کام کرتے جا رہے ہیں - میں نے تمام غانا کا سفر کیا ہے اور دیکھا ہے کہ احمدی مبلغین بڑی تندہی سے اپنے کام میں شب و روز مشغول ہیں - سالٹ پانڈ میں احمدیہ مسجد ہے اور اس کے مقابلہ میں چرچ بھی ہے

مجھے بڑی خوشی ہوتی کہ ہمارے درمیان ایک جرمن احمدی بیٹھا ہوا ہے - جرمن قوم بڑی ہوشیار ہے - انہوں نے سائنس میں بہت ترقی کی ہے - ان کا اسلام کی طرف مائل ہونا بھی اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے -

احمدیہ مشن مسلمانوں کے لئے لڑ رہا ہے اور ان کو جو گمراہ ہو چکے ہیں راہ راست پر لانے دن رات کوشش میں ہے میں آپ لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس کار خیر میں مشن کا ہاتھ بٹائیں اسلام میں نجات ہے آپ پوری طرح مسلمان بن جائیں - اور اپنی اولادوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ مسلمان رہیں - .... تعلیم کے میدان میں احمدیہ مشن نہایت ہی اچھا کام کر رہا ہے آپ کو چاہیئے کہ ان کی امداد کریں - تا وہ آپ کے بچوں کو اسلامی تعلیم سے مزین کر سکیں -

احمدیوں کی دیکھا دیکھی اب بعض دوسرے لوگ بھی مجالس منعقد کر رہے ہیں اور سکول بھی کھولنے کی کوشش میں ہیں - مگر حقیقت یہ ہے کہ

احمدیہ مشن ان سب کا پیشرو ہے "

کانفرنس کی رپورٹ صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ - ۱۰ / فروری حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج رات بہتر رہی البتہ کمر میں شدید درد ہے -

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماتے اور کام کرنے والی لمبی زندگی بخشے - آمین

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۳ء

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور عید

رمضان شریف کا مبارک مہینہ آیا اور اس کا دو تہائی حصہ گذر گیا۔ گنتی کے یہ دن کس قدر جلدی گذرتے معلوم ہوتے ہیں حالانکہ یہ بھی عام دنوں کی طرح ہی تھے۔ اس سے سمجھ لیجئے کہ انسانی زندگی کس تیز رفتاری سے انجام کو پہونچ رہی ہے اور یہ کہ زندگی کی ایک ایک ساعت کس قدر قیمتی ہے —— روزوں کی عبادت اگرچہ لگاتار ایک مہینہ پر پھیلی ہوئی ہے اور ایک باصحت حاضر مومن متقی کے لئے اس ماہِ مبارک کے روزوں کا التزام فرض ہے۔ تاہم اس میں ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ جوں جوں اس کے ایام گذرتے جاتے ہیں اس کی برکات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آخری عشرہ کو عبادت گذاری اور تقرب الی اللہ کے حصول کے لئے زیادہ سعی و جہد کا وقت قرار دیا گیا ہے

احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ آپؐ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے ہی عبادت اور نیکی کی بجا آوری میں زیادہ چستی دکھاتے۔ نہ صرف خود بلکہ اپنے اہل کو بھی شب بیداری ذکر الٰہی اور دعاگوئی میں زیادہ متوجہ رکھتے۔

یہ وہ مبارک ایام ہیں جب کہ عام فرضی روزہ کے ساتھ ایک اور عبادت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی ان ایام میں اعتکاف کی صورت میں ایک مومن اپنی توفیق کے مطابق محدود قسم کے تبتل کی زندگی اختیار کر کے اللہ کے گھر میں ڈیرہ لگا لیتا ہے۔ اگر عام روزے کے اوقات میں وہ کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے پرہیز کرتا ہے تو اعتکاف کی صورت میں اس کے لئے یہ پابندی اور بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ زیادہ توجہ کے ساتھ ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتا ہے۔

پھر اسی عشرہ میں وہ قابلِ قدر رات بھی آتی ہے جس میں غیر معمولی برکاتِ الٰہیہ کا نزول ہوتا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت غیر معمولی طور پر جوش میں ہوتی ہے ایسے وقت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر مومن کو مقدور بھر کوشش کرنی چاہیئے۔ اور چونکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک رات کی تعیین نہیں فرمائی اور آخری پورے عشرہ میں ہی تلاش کی تلقین فرمائی ہے اس لئے ان تمام ایام میں ہی دعاؤں اور توجہ الی اللہ کا زیادہ شغف رہنا چاہیئے۔ کیا معلوم کہ اس عرصہ میں کس وقت بارگاہِ الٰہی سے وہ گھڑی میسر آجائے جو سائل کی جھولی بھر دے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کے فضل دعا کرنے والے کے شاملِ حال ہو جائیں۔

ماسوا اس کے اگر رمضان کے روزوں کے ذریعہ عام مسلمانوں کو غرباء کی بھوک پیاس وغیرہ کی تکلیف کا ذاتی احساس دلایا گیا ہے تو ساتھ ہی عملی رنگ میں غرباء کی امداد کا بھی اہتمام فرمایا گیا ہے چنانچہ شریعت کے رُو سے ہر شخص کو اپنی طرف سے اور اپنے کنبے کے جمیع افراد (بشمول نوکر چاکر) کی طرف سے بحساب ایک یا نصف صاع غلّہ فی کس یا اس کے برابر نقدی بطور صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے اور یہ وہ مبارک طریق ہے جس کے ساتھ شہر یا علاقہ کے غرباء کی مالی امداد کے لئے ایک اچھا خاصا فنڈ جمع ہو جاتا ہے۔ اس صدقہ کی ادائیگی نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے پہلے لازماً ہو جانی چاہیئے۔ بلکہ کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ اس طریق سے جمع ہونے والی رقم مستحقین تک عید الفطر سے چند روز قبل ہی پہونچ جائے تا وہ بھی مومنوں کی اجتماعی خوشی اور مسرت میں شریک ہوں۔

روحانی ریاضت کے ان دنوں کے بعد ماہِ شوال کا چاند مومنوں کے لئے عید کا پیغام لاتا ہے۔ جو تصویری زبان میں ہر مومن کو اسی بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ بار بار خوشیوں کا زمانہ دیکھنے کا راز مسلسل قربانیوں اور لگاتار محنت میں مضمر ہے۔ یوں تو عید کا دن مسلمانوں کے لئے ایک مذہبی تہوار ہے جسے سبھی مسلمانوں کی طرف سے منایا جاتا ہے مگر سچی بات تو یہ ہے کہ عید کا جو لطف رمضان شریف کے روزوں کا التزام کرنے والوں کو حاصل ہوتا ہے اس سے غیر روزہ دار قطعی طور پر محروم ہوتا ہے۔ پس ہر مومن کی یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ عید کا دن جس طرح ظاہری طور پر اس کے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام لاتے اسی طرح باطنی طور پر بھی اسے تسکین و تسلی حاصل ہو۔

پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام قسم کی عبادتوں یا ان میں سے کسی حصہ کے التزام کی توفیق ملے وہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کریں کہ اس وقت ہماری تمام تر دعاؤں کا نقطۂ مرکزی یہی ہو سکتا ہے کہ اسلام کو سربلندی حاصل ہو اور مخلوقِ خدا آنحضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پرامن جھنڈے تلے جمع ہو کر مقصدِ حیات کو پالے۔ آمین

بیس فروری کا مبارک دن

بیس فروری کا تصور آتے ہی ایک سچے احمدی مسلمان کے دل میں عجیب قسم کی روحانی لذت اور سرور کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ یہ دن خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان نشان کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے اگر موجودہ زمانہ کے حالات کا عین مقتضیٰ کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ ہمارا یہ زمانہ جو اپنی سائنٹیفک ایجادات اور محیر العقول ترقی کے باعث غیر معمولی طور پر مادیت کی طرف جھکا جا رہا ہے، بے دینی اور الحاد کی قوتیں دن بدن طاقتور ہوتی جا رہی ہیں۔ سچی روحانیت جس کے ساتھ انسان کی جسمانیت یعنی گوشت پوست کے ڈھانچے کو عزت و شرف کے مقام پر بٹھاتی ہے اس کو غیر ضروری چیز قرار دیا جا رہا ہے۔ مگر نہیں —— یہ کیفیت ہمیشہ نہیں رہ سکتی وہ ذاتِ پاک جس کی وسیع قدرتوں اور نہاں در نہاں حکمتوں کا ایک ادنیٰ کرشمہ حضرتِ انسان ہے وہ اسے اس حالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ ضرور تھا کہ الحادی طاقتوں کی اس سحرکاری کے مقابل پر ایسا انتظام کیا جاتا جو اپنے اندر معجزہ کی کیفیت رکھتا تا جس طرح ایک زمانہ پہلے لوگوں نے موسےٰ مردِ خدا کے زمانہ میں معجزہ کے ذریعہ ساحروں کا سحر پاش پاش ہوتے دیکھا۔ باوجود خدا بیزاری اور خدا فراموشی کی تمام تر قوتوں کے بروئے کار لائے جانے کے خاص بندۂ خدا کے ذریعہ ان روحانی طاقتوں کا کرشمہ دکھایا جاتا۔!!

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اس مقام پر کھڑا کیا گیا۔ آپ نے اس امر کو اپنی بعثت کی اصل غرض قرار دیتے ہوئے فرمایا:—

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ...... اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی وہ طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں —— اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگاؤں —— اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر لاہور صـ ۴۷)

اس زبردست دعوے کے ثبوت میں منجملہ دیگر صدہا قسم کے نشانات کے ایک عظیم الشان آسمانی نشان وہ بھی ہے جو ۲۰ فروری کی تاریخ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جو حضورؑ کی دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حقیقتِ اسلام اور صداقتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کو دیا گیا۔ یہ ایسا زبردست زندہ نشان ہے جو ہر آنے والے دن میں زیادہ واضح صورت میں روحانی صداقتوں کا ثبوت بہم پہنچا رہا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ آج سے ۷۷ سال قبل چالیس روز کی لگاتار خصوصی دعاؤں کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو دعاؤں کی قبولیت کے رنگ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی کہ آپ کو ایک ایسا فرزند عطا فرمایا جائیگا جس کا وجود صداقتِ اسلام کے لئے ایک زندہ نشان ہوگا یعنی کیا بلحاظ اس کے کہ :—

- موعود فرزند محض خدا کی بشارت کے نتیجہ میں مقررہ میعاد کے اندر پیدا ہوگا
- خدا تعالیٰ کی رحمت کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اور وہ جلد جلد بڑھے گا اور
- علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔
- اسے خدا تعالیٰ روحانی جماعت کی قیادت کا شرف عطا فرمائے گا۔
- خدا تعالیٰ کی قدرت کا غیر معمولی ہاتھ اس کی تائید میں ہوگا۔
- اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ دینِ اسلام کے روحانی غلبہ کے سامان فرماتے گا۔
- خدا تعالیٰ اسے ایسی مقبولیت بخشے گا کہ دنیا بھر میں شہرت پائے گا اور
- روحانی قیادت کا مقام حاصل ہونے کی وجہ سے قومیں اس سے برکت پائیں گی

یہ ہے خلاصہ اس پیشگوئی کا جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء شائع کی جس پر آج ۷۷ سال کا لمبا زمانہ گذرتا ہے۔ اس عرصہ میں بتائی گئی پیشگوئی جس طور پر پوری ہوئی وہ آفتاب آمد دلیل آفتاب کا رنگ رکھتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ حضور کے کارنامے ایک کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہیں جو شخص بھی خالی بالطبع ہو کر محض تحقیقِ حق کی غرض سے ایک طرف حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس پیشگوئی کا مطالعہ کرے اور دوسری طرف حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی پیدائش کے وقت سے کر آپ کی جوانی، جماعت کی قیادت کی نازک اور اہم ذمہ داری کو سنبھالنے، قدم قدم پر مخالفتوں کے اٹھنے طرح طرح کی روکوں کے حائل ہونے اور پھر ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوتے چلے جانے کی سنہری تاریخ کو بغور مطالعہ کرے گا اس پر جہاں پیشگوئی کی صداقت واضح ہو جائے گی (باقی صـ ۱۲ پر)

معارف القرآن

خدا تعالیٰ سے ملنے کا تصور اسلام میں

اسلام نے نہ صرف وصالِ الٰہی کا تصوّر بیان کیا ہے بلکہ وہ راستہ بھی بتایا ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے

از سیدّنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تفسیر کبیر میں سورۃ العنکبوت کی آخری آیت کریمہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کی تفسیر کے تحت حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام میں وصالِ الٰہی کے تصور پر جو پُر لطف اور رُوح پرور مضمون بیان فرمایا رمضان شریف کی مناسبت سے افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:- (ایڈیٹر)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ایک ایسا

امید افزا پیغام

دیا ہے جو ان کے مردہ قلوب میں بھی زندگی کی لہر پیدا کرنے والا اور انہیں فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دینے والا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سی ناکامیاں اس مایوسی کی وجہ سے ہوتی ہیں کہ انسان سمجھتا ہے میرے لئے اب ترقی کا کوئی امکان نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بات غلط ہے۔ جو لوگ ہماری محبت اور ہمارے وصال کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں انہیں ہم متواتر ان راستوں کا پتہ بتلاتے چلے جاتے ہیں جو ہم تک پہنچنے والے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ جدوجہد اپنے خود ساختہ معیاروں کے مطابق نہ ہو بلکہ ہمارے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہو جس پر فِيْنَا کے الفاظ دلالت کرتے ہیں۔

پھر یہ آیت نہ صرف مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان بشارت کی حامل ہے بلکہ اس میں

غیر مسلم دنیا کے لئے بھی

ایک بہت بڑا زندگی بخش پیغام ہے۔ بلکہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے وجود پر بھی ایمان نہیں رکھتے انہیں بھی اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اسلام کا خدا جو ربّ العٰلمین ہے اس نے اپنی محبت کے دروازے دنیا کے تمام انسانوں کے لئے کھول رکھے ہیں۔ پس ان کے لئے بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر ان کے دلوں میں سچائی کی تڑپ پائی جاتی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر اس دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا ہے تو انہیں بھی اس کا پتہ لگ جائے اور وہ بھی شکوک و شبہات سے رہائی حاصل کر سکیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ وہ سچے دل سے

یہ دعائیں کریں

کہ اے خدا! اگر تو ہے اور جس طرح تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے تو تو ہم پر رحم فرما اور ہمیں بھی اپنی طرف ہدایت دے تاکہ ہم تیری محبت سے محروم نہ رہیں اور تیرے وجود کے قائل ہو جائیں اگر اس طرح سچے دل سے کوئی شخص دعا کرے اور کم سے کم چالیس دن تک لگاتار کرتا چلا جائے تو خواہ اس کے دل پر کتنے بھی تاریک پردے پڑ چکے ہوں اور خواہ وہ کسی ملک کا باشندہ ہو ربّ العٰلمین خدا اس کو ضرور ہدایت دے گا۔ اور وہ جلد دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایسے رنگ میں اپنا وجود ظاہر کرے گا کہ اس کے دل سے شکوک و شبہات کی تاریکی بالکل دور ہو جائے گی۔ اور اس کی خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ناصیہ فرسا ہو جائیگی۔

پھر اس آیت کے ذریعہ تمام غیر مذاہب کے پیروؤں کو بھی یہ مژدہ سنایا گیا ہے کہ اگر مذاہب کے اختلاف کو دیکھ کر ان کے دلوں میں

سچے مذہب کی جستجو کا احساس

پیدا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور گریہ و زاری سے کام لیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے گا اور کسی نہ کسی رنگ میں ان پر سچائی کے راستہ کا انکشاف فرما دے گا۔

میں نے دیکھا ہے ہر سال کبھی کم اور کبھی زیادہ لیکن بہرحال اوسطاً آٹھ دس ایسے

غیر احمدیوں کی چٹھیاں

مجھے ضرور آجاتی ہیں جو لکھتے ہیں کہ ہم پہلے احمدیت کے شدید مخالف تھے مگر اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ ہمیں بتایا کہ احمدیت سچی ہے اس لئے ہم توبہ کرتے ہوئے احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ پس جو شخص بھی سچے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت کے سامان پیدا فرما دیتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ اس میں سنجیدگی پائی جائے۔ اور اس کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو اور اگر وہ ایسا کرے تو خدا تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس کے لئے ہدایت کا راستہ ضرور کھول دیتا ہے

پھر اس آیت میں مومنوں کو بھی یہ

عظیم الشان بشارت

دی گئی ہے کہ اگر وہ سچے دل سے کوشش کرتے رہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب کے غیر متناہی راستوں پر چلاتا چلا جائے گا۔ اور ان کے دامن کو گوہرِ مقصود سے بھر دے گا۔ اور انہیں اپنے الہام اور کلام سے مشرّف فرمائے گا۔ اسی امر کی طرف

میری ایک رؤیا

بھی اشارہ کرتی ہے جو کچھ عرصہ ہوا میں نے دیکھی میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ اور میں انہیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ مختلف مذاہب میں جو اللہ تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ پہلے میں نے بدھ مذہب میں جو خدا تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ ان کے سامنے بیان کیا اور اس پر ایک تقریر کی۔ صبح کے وقت جب میں نے اس رؤیا پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے تصور کے الفاظ اختصاراً بولے گئے ہیں ورنہ اس سے مراد

خدا تعالیٰ سے ملنے کا تصور

تھا۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے جو تقریر کی وہ یہ تھی کہ دیکھو مچھلی پانی میں رہتی ہے لیکن اس پانی پر جو سورج کی شعاعیں گرتی ہیں یا دریا میں بہنے والی ریت کے ذرات سے جو چمک پیدا ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ مچھلی پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ اس پر چانے پڑ جاتے ہیں درحقیقت یہ چانے اس لئے ہوتے ہیں کہ دیر تک اس پر ریت کی چمک اور سورج کی شعاعوں کا اثر ہوتا رہتا ہے۔ اور آخر اس کے جسم پر بھی ویسی ہی چمک آجاتی ہے۔ اگر سنہری ریت ہو تو یہ چانے سنہری بن جاتے ہیں چنانچہ کئی مچھلیوں پر میں نے خود سنہری رنگ کے چانے دیکھے ہیں بلکہ بعض دفعہ ان پر سات سات آٹھ آٹھ رنگ کے چانے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ تو ایسے نیلے رنگ کا چانہ ہوتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ فیروزہ رکھا ہے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ دیکھو جسم جو ایک کثیف چیز ہے اگر اس اتصال کے نتیجہ میں

دوسری چیزوں کا اثر

قبول کر لیتا ہے تو روح جو ایک نہایت ہی لطیف چیز ہے وہ کیوں اثر قبول نہیں کرے گی۔ پھر میں دوسرے مذاہب پر اسلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ دیکھو! بدھ مذہب نے صرف یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے اتصال پیدا ہو سکتا ہے مگر اتصال پیدا کرنے کا طریق اس نے نہیں بتایا۔ اور جو بتایا ہے وہ اتنا لمبا ہے کہ انسان کے لئے اس پر عمل ممکن نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بدھ ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ایک جنگل میں بانس کے درخت کے نیچے بیٹھا اور خدا تعالیٰ کی عبادت اور ذکرِ الٰہی میں اتنا محو ہوا کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا جو اس کے جسم کو چیرتا ہوا سر سے نکل گیا۔ اور اسے پتہ تک نہ لگا۔ اب یہ ایک لایعنی سی بات ہے جسے عقل قبول نہیں کر سکتی لیکن اسلام نے نہ صرف وصالِ الٰہی کا تصور بیان کیا ہے بلکہ وہ راستہ بھی بتایا ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً بدھ مذہب نے دعا کی قبولیت پر کوئی زور نہیں دیا صرف نروانا پر زور دیا ہے۔ یعنی اس نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کی تمام خواہشات کو نکال دے حالانکہ خدا تعالیٰ کے قرب کی خواہش بھی تو ایک خواہش ہی ہے۔ اگر وہ سب خواہشات کو نکالے گا تو یہ خواہش کیسے باقی رہ سکتی ہے۔ پس بدھ نے متضاد بات کہی ہے لیکن اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وصال کے لئے کسی لمبے چوڑے مجاہدے کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ

ہمہ تن التجا بن کر دعا کرے

کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب سے نوازے اور اس کے لئے اپنی برکتوں کے دروازے کھولے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا قرب عطا کر دیتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

اِذَا دَعَانِ (البقرہ آیت ۲۴) جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو ضرور قبول کرتا ہوں۔ اب کجا یہ طریق کہ بدھ بانس کے درخت کے نیچے ساٹھ سال بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا جو اس کے سر کے پار ہو گیا۔ اور کجا یہ آسان طریق کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور وہ جھٹ مل گیا۔ غرض اسلام میں اللہ تعالیٰ نے

وصالِ الٰہی کا راستہ

ایسا آسان کر دیا ہے کہ اگر مومن کے دل میں ذرا بھی محبت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ

رؤیا میں دیکھا

کہ میں لکھنؤ میں ہوں اور کچھ دوست ساتھ شہر مجھ سے ملنے کے لئے آتے ہیں اور ایک کمرہ میں جس میں قالینوں کا فرش بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے۔ اس وقت ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ روح کے زندہ رکھنے کی کیا صورت ہے۔ میں نے انہیں جواب میں کہا کہ زندہ رہنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں جسم اور روح۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو نہ بول سکتا ہے نہ چل سکتا ہے نہ خود کوئی کام کر سکتا ہے۔ اسے زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا سامان کیا ہے یہی کہ اس کے اندر رونے کی طاقت پیدا کر دی ہے۔ اس کی ماں ہر وقت تو اس کے پاس نہیں رہتی کبھی کھانا پکا رہی ہوتی ہے۔ کبھی کپڑے دھو رہی ہوتی ہے کبھی برتن مانجھ رہی ہوتی ہے۔ کبھی اپنی سہیلیوں سے باتوں میں مشغول ہوتی ہے اور کبھی اپنے خاوند سے جھگڑا کر رہی ہوتی ہے۔ اس وقت کبھی بچہ کو کوئی مرض ستاتا ہے کبھی بھوک لگتی ہے کبھی کوئی اور خطرہ پیش آتا ہے تو وہ زور سے چلاتا ہے اور روتا ہے تو اس کی ماں دوڑ کر اس کے پاس آجاتی ہے یہ طریق خدا تعالیٰ نے

جسم کو زندہ رکھنے کے لئے

تجویز کیا ہے۔ بعینہٖ ایسا ہی طریق روح کے زندہ رکھنے کے لئے اس نے تجویز کیا ہے جب روح کمزور ہو اور اس پر مردنی طاری ہونے لگے انسان سجدہ میں گر جاتا ہے اور بچہ کی طرح خدا تعالیٰ کو رو رو کر پکارتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس وقت میری تقریر میں جوش پیدا ہو گیا۔ اور آواز بلند ہو گئی۔ اور میں نے انگلی اٹھا کر اور اسے اٹھا کر کے قالین پر مارا اور کہا یوں مصلّی پر سر رکھ کر جب روح کا بچہ روتا ہے اور وہاں اس کے آنسو گرتے ہیں تو اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے اس کے پاس آتا ہے جس طرح ماں بچہ کے پاس آجاتی ہے۔ غرض رونا اور آنسو ہی جسم کو بچاتے ہیں اور رونا اور آنسو ہی روح کو بچاتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے بچہ کی آواز پر دوڑتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی

محبت کا جواب محبت

میں دینے کے لئے دوڑتا ہے اور اگر ان محبت کے تعلقات میں کبھی کوئی کوتاہی ہوتی ہے تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے ورنہ خدا تعالیٰ ایک محبت کرنے والی ماں سے بھی بڑھ کر چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے پیار کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے محبت کا سلوک کرے اور وہ چاہتا ہے کہ بندے کو اپنی محبت بھری گود میں اٹھا کر اسے تسلی دے لیکن انسان

وہ انسان جو

مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ انسان جو آلام کے بوجھ تلے دبا ہوتا ہے وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے اور اسے ان مصائب و آلام سے نجات بخشے اور وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے اس بات کا کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور تسلی دے وہ محتاج اور کمزور انسان مستغنی بنا رہتا ہے مگر وہ مستغنی خدا عرش پر بے تاب رہتا ہے کہ اس بات کے لئے کہ اس کا بندہ اس کی طرف آئے اور وہ اسے اپنے قرب میں جگہ دے۔

پھر اس آیت میں

دعاؤں کی قبولیت

کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو لوگ ہم میں ہو کر اور ہم سے مدد مانگتے اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جد و جہد کرتے ہیں ہم ان کے مقاصد کے حصول کے دروازے ان پر کھول دیتے ہیں اور ناممکن دکھائی دینے والی باتیں بھی ان کے لئے ممکن ہو جاتی ہیں۔

ایک بزرگ کا واقعہ

لکھا ہے کہ ایک دفعہ ان کی طرف سرکاری سمن آیا جس میں یہ لکھا تھا کہ آپ پر بعض لوگوں کی طرف سے ایک الزام لگایا گیا ہے اس کی جواب دہی کے لئے آپ خود حکومت کے سامنے حاضر ہوں وہ یہ سن کر حیران رہ گئے کیونکہ وہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے مگر چونکہ سرکاری سمن تھا اس لئے وہ چل پڑے۔ دس بیس میل گئے ہوں گے کہ آندھی آئی۔ اندھیرا چھا گیا آسمان پر بادل امڈ آئے اور بارش شروع ہو گئی۔ وہ اس وقت ایک جنگل میں سے گذر رہے تھے جس میں دور دور تک آبادی کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ صرف چند جھونپڑیاں اس جنگل میں نظر آ گئیں۔ وہ ایک جھونپڑی کے قریب پہنچے اور آواز دی کہ اگر اجازت ہو تو اندر آ جاؤں اندر سے آواز آئی کہ آجائیے۔ انہوں نے گھوڑا باہر باندھا اور اندر چلے گئے دیکھا تو

ایک اپاہج شخص

چارپائی پر پڑا ہے اس نے محبت اور پیار کے ساتھ انہیں اپنے پاس بٹھا لیا اور پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے اور آپ کس جگہ سے تشریف لا رہے ہیں انہوں نے اپنا نام بتایا اور ساتھ ہی کہا کہ بادشاہ کی طرف سے مجھے ایک سمن پہنچا ہے جس کی تعمیل کے لئے جا رہا ہوں۔ اور حیران ہوں کہ مجھے یہ سمن کیوں آیا کیونکہ میں نے کبھی دنیوی جھگڑوں میں دخل نہیں دیا۔ وہ یہ واقعہ سن کر کہنے لگا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ یہ سامان اللہ تعالیٰ نے آپ کو

میرے پاس پہنچانے کیلئے

کیا ہے۔ میں اپاہج ہوں رات دن چارپائی پر پڑا رہتا ہوں مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں لیکن میں نے اپنے دوستوں سے آپ کا کئی بار ذکر سنا اور آپ کی بزرگی کی شہرت میرے کانوں تک پہنچی۔ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کیا کرتا تھا کہ یا اللہ! قسمت والے تو وہاں چلے جاتے ہیں۔ میں غریب مسکین اور عاجز انسان اس بزرگ کے قدموں تک کس طرح پہنچ سکتا ہوں۔ تو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر کہ میری ان سے ملاقات ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں اس سمن کے بہانے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محض میرے لئے یہاں لایا ہے ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ باہر سے آواز آئی بارش ہو رہی ہے اگر اجازت ہو تو اندر آجاؤں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور ایک شخص اندر آیا۔ یہ سرکاری پیادہ تھا انہوں نے اس سے پوچھا کہ آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں وہ کہنے لگا بادشاہ کی طرف سے مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں بزرگ کے پاس جاؤں اور ان سے کہوں کہ آپ کو

بلانے میں غلطی

ہو گئی ہے دراصل وہ کسی اور کے نام سمن جاری ہونا چاہیے تھا مگر نام کی مشابہت کی وجہ سے آپ کے نام جاری ہو گیا اسلئے آپ کے آنے کی ضرورت نہیں یہ بات سنکر وہ اپاہج مسکرایا اور اس نے کہا دیکھا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ محض میرے لئے یہاں لایا ہے۔ سمن محض ایک ذریعہ تھا جسکی وجہ سے آپ میرے پاس پہنچے یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ۞

رمضان المبارک

از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

(۱)

عزیزو! دیکھو آیا ہے ماہِ صیام ✤ خداوندی رحمت کا لایا پیام
اسی میں ہے اک لیلۃ القدر بھی ✤ کہ فرمایا مِن کُلِّ اَمرٍ سلام

(۲)

جو روزہ ہو دن کو تو شب کو قیام ✤ حلال اپنے اوپر بھی کر لو قیام
کلامِ الٰہی کا دن رات دَور ✤ ہے اسوہ نبی کا یہی لاکلام

(۳)

مزمل مدثر میں ہے یہ پیام ✤ کمربستہ ہو جائیں مومن تمام
جہادِ کبیر اور اکبر کریں ✤ مبشر بنیں ہو کے اک نیک نام

تاریخِ وفات اہلیہ مرحومہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

یہ خبر سن کے آہ فوت ہوئی ✤ والدہ بھی محمد احمد کی
اس کی تاریخِ فوت اکمل نے ✤ فی البدیہہ داخلِ بہشت کہی

۱۳۴۲ ہجری شمسی

چینی ترکستان کے عیسائی صحیفے

از مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب - لاہور

بیسویں صدی کے شروع میں چینی ترکستان میں ماہرینِ آثارِ قدیمہ کی تین یا چار مہمیں بھیجی گئیں جس کے نتیجہ میں بدھ اور عیسائی صحائف کے کئی ہزار قطعات کا انکشاف ہوا۔ یہ نوشتے بدھ معبدوں اور عیسائی آثار سے ملے ہیں۔ مشہور ماہرِ آثارِ قدیمہ سر ارل سٹین[1] اور دوسرے جرمن علماء نے اپنی کتابوں میں ان صحائف کے فوٹو شائع کئے ہیں۔

زیادہ تر صحیفے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں پائے گئے۔ کچھ قطعات سغدی زبان میں ہیں جو کہ قدیم و جدید فارسی کی درمیانی صورت ہے۔ کچھ ترکستانی اور بعض چینی اور تبتی زبان میں ہیں۔ دوسری صدی عیسوی سے لے کر نویں صدی تک کے زمانہ سے یہ تعلق رکھتے ہیں۔[2]

عیسائیوں کے صحیفے جو کہ چینی ترکستان کے مقام ترفان کے قرب و جوار سے ملے۔ نسطوری مانی اور موحد عیسائیوں کی تحریرات پر مشتمل ہیں۔

ان صحائف میں "صحیفہ بوداسف"[3] کے بعض ورق بھی شامل ہیں۔ یہ صحیفہ ہندوستان میں تیسری صدی عیسوی سے پہلے لکھا گیا اس کا ترجمہ ازمنہ وسطیٰ میں دنیا کی مشہور زبانوں میں ہو چکا تھا۔

وہ مخفی اور پراسرار شخصیت جو کہ ہندوستان میں بوداسف اور یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئی کون تھی۔؟ بھوش پران نے اس راز کو بے نقاب کیا ہے۔ بھوش پران جو کہ ہندوؤں کا ایک پران ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ پر جب ان کے وطن میں دشمنوں نے عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو وہاں سے ہجرت کر کے ہمالہ و تبت میں آ گئے یہاں ان کا نام عیسیٰ مسیح اور "یوسا شافت" مشہور ہوا۔[3] یوساشافت یسوع آسف یا یوز آسف کی سنسکرت صورت ہے۔ اس قدیم حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی یوز آسف تھے۔ وقت گذرنے پر ہندوستان کے بودھوں نے اس برگزیدہ ہستی کو ایک بدھ کے طور پر پیش کیا۔ اس کا نام بوداسف (یعنی بودھ آسف) رکھا۔ چینی ترکستان میں بھی اسے ایک بدھ کے رنگ میں پیش کیا گیا۔ یہاں اس کا نام "بودی سف" مشہور ہوا۔ صحیفہ یوز آسف کا عہدِ عباسیہ میں جو عربی ترجمہ ہوا اس میں صاف لکھا ہے کہ بوداسف بدھ کے بعد مبعوث ہونے والا ایک پیغمبر تھا۔ جو کہ اپنے منتشر گلہ کی چوپانی کے لئے کشمیر میں وارد ہوا۔ یہاں اس کی وفات ہوئی (بوداسف و حکیم بلوہر۔ ترجمہ از سید عبد الغنی)

چینی ترکستان کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ وسطیٰ میں اس علاقہ کے قدیم عیسائیوں میں ایسے فرقے بھی شامل تھے جو کہ توحید کے دلدادہ تھے۔ وہ اپنے مناظرانہ لٹریچر میں الوہیتِ مسیح کے قائل عیسائیوں کا رد و دلائل و براہین سے کرتے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ "برخان" کہتے یعنی رسول خدا۔ ابن اللہ (بطور اقنوم ثانی) ماننے والوں کو وہ ملزم گردانتے تھے۔

ایف سی برکٹ اپنی کتاب "مذہب فرقہ مانیہ" میں لکھتے ہیں:-

"مناظرانہ لٹریچر سے دو شکستہ ورق ملے ہیں جن پر پروفیسر ایف ڈبلیو کے میولر نے اپنی کتاب میں تبصرہ کیا ہے۔ بمشکل بیس سطور پڑھی جا سکی ہیں۔ ان سطور میں آتش پرستوں پر سخت تنقید کی گئی ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ یزدان اور اہرمن دو خدا آپس میں بھائی ہیں۔ اس کے بعد صاحب تحریر عیسائیوں کو خطاب کرتا ہے جو "بار مریم" یعنی ابن مریم کو "ادونی" (حق تعالیٰ) کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور لکھتا ہے کہ یہ بھی آتش پرستوں کی طرح دوزخ میں جو انہوں نے اپنے لئے بھڑکائی ہے ڈالے جائیں گے۔"[1]

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ جس طرح یزدان کے ساتھ آتش پرستوں نے اہرمن کو شریک کر لیا اسی طرح عیسائیوں نے حق تعالیٰ کے ساتھ ابن مریم کو اقنوم ثانی کے طور پر شریک کر لیا۔ یہ دو گروہ غلطی پر ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے اقوال بھی ترکستانی عیسائیوں میں شائع تھے۔ ترکی زبان کے صحیفہ میں جس کا ایک ورق ترفان سے ملا۔ لکھا ہے :-

"مسیح برخان (پیغمبرِ خدا) نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی جائداد اور ملکیت کو حاجتمند دیندار کو خیرات کر دیتا ہے اور بخل نہیں کرتا درین حالیکہ اسے خود فاقہ کا سامنا ہو وہ اس کے لئے آخرت کا خزانہ ثابت ہوگا۔ تجھ کو صمیم قلب سے یقین رکھنا چاہیئے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک پیالہ بھی بغیر اجر کے نہیں رہے گا"[1]

پروفیسر برکٹ کے خیال میں یہ مانی فرقہ کے عیسائیوں کی تحریرات ہیں لیکن مجھے اس سے اختلاف ہے کیونکہ مانی فرقہ کی دوسری ترکستانی تحریروں سے جو کہ برکٹ نے ہی اپنی کتاب میں درج کی ہیں یہ امر ظاہر ہے کہ وہ حضرت مسیح کو الوہی درجہ دیتے تھے مثلاً اپنی مناجات میں کہتے:-

"اے یسوع خدا کی درمیان پہلے نئے چاند خدائے منور تو خدا اور ماہ کامل ہے۔ اے یسوع ہمارے آقا"

اسی طرح خدا کے بیٹے کے نام سے مناجات بھی کرتے تھے۔ (صفحہ ۹۲-۹۳)

ظاہر ہے کہ ابنیتِ مسیح کے رد میں لٹریچر مانی فرقہ کا نہیں بلکہ مشرق کے ایسے پرانے عیسائیوں کا ہے کہ جو حضرت مسیح کو ایک پیغمبر کا درجہ دیتے تھے۔ اور الوہیتِ مسیح کے قائل نہ تھے۔ چینی ترکستان کے صحائف میں ایسے انجیل کے اوراق بھی پائے گئے ہیں جن کے بیانات اناجیل اربعہ سے مختلف ہیں۔ حضرت مسیح کی تعلیمات کے حوالے کچھ تو انجیل سے ملتے ہیں اور کچھ اختلاف رکھتے ہیں۔

واقعۂ صلیب کے متعلق بھی اناجیل اربعہ سے مختلف روایت درج ہے اس روایت کا پہلا حصہ اپاکرفل انجیل پطرس سے اخذ کردہ ہے۔ کچھ حصہ انجیل لوقا اور مرقس سے لیا گیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے صاحب تحریر کی دانست میں جس جس جگہ صحیح بات درج ہے وہ اس نے پیش کر دی۔ اناجیل اربعہ پر وہ انحصار نہیں کرتا۔

پیلاطوس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو صلیب دینے کے سخت خلاف تھا۔ صلیب کے موقعہ پر خارقِ عادت واقعات رونما ہوئے۔ تین دن کے بعد حضرت مسیح زندہ ہو گئے۔ جب پیلاطوس کو پہرہ داروں کے سردار نے رپورٹ پیش کی اور کہا کہ یہ شخص ابن اللہ (مظہرِ خدا) معلوم ہوتا ہے تو پیلاطوس نے کہا:-

"میں بلا شک و شبہ اس خدا کے بیٹے کے خون سے بری ہوں۔ سنتریوں اور سپاہیوں کو تب پیلاطوس نے حکم دیا کہ اس معاملہ کو مخفی رکھو۔"

(کتاب مذکور صفحہ ۸۷)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیلاطوس حضرت مسیحؑ کو بچانے کے کسی مخفی منصوبہ میں شریک تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مشرق کے عیسائی حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ کا خطاب تو دیتے تھے لیکن حق تعالیٰ کا حقیقی بیٹا بطور اقنوم ثانی قرار دینے کے سخت مخالف تھے

(الفضل ۵/۲/۶۲)

1- On ancient Central Asian tracks plate No. 86, 91, 92 innermost Asia Vol III

2- Alphabet by Diringer P. 312

3- Jesus in Rome by Robert Graves

1- The religion of the Manichees P. 86

1- The religion of the Manichees P. 70

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد حنیف صاحب بی اے ایک عرصہ سے اختلاجِ قلب میں مبتلا ہیں ان کا علاج صرف قلب کا اپریشن ہے جس کے لئے وہ ویلور ہسپتال مدراس تشریف لے گئے ہیں یہ بڑے جوشیلے نوجوان احمدی ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ، صحابہ کرام اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے خاکسار محمد سلیمان پراونشل امیر صوبہ بہار

۲۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص احمدی نوجوان شیخ محمد عمران صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ عزیز کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار سید محمد زکریا صدر جماعت بھدرک اڑیسہ

۳۔ محترم مولوی محمد اسماعیل فاضل وکیل یادگیری کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور ابھی تک ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت نقل و حرکت اور محنت کا کام نہیں کر سکتے۔ رمضان کے مبارک ایام میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں

(ایڈیٹر)

جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی چودھویں ۱۴ سالانہ کانفرنس

اسلام پر تقاریر۔ اسلامی لٹریچر کی نمائش۔ مجلس شوریٰ

مرتبہ مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ مغربی افریقہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی سالانہ کانفرنس ۲۷ و ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو زیر صدارت مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا پونے نو بجے صبح شروع ہوئی۔ اور دو روز تک جاری رہی جلسہ سے قبل احمدیہ اخبار "ٹروتھ" اور ایک علیحدہ پوسٹرز کے ذریعہ پروگرام کی وسیع اشاعت کی گئی نیز مبلغین حضرات نے بھی اپنے اپنے مقررہ علاقوں میں کانفرنس میں شمولیت کی اہمیت احباب پر واضح کی سو امسال بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر احباب نے شرکت کی حتیٰ کہ ایک جماعت سے ۶۶ احباب آئے اور خوراک و رہائش کا بھی حسب معمول انتظام تھا جس میں مقامی نوجوانوں نے بہت ہی قابل تعریف کام کیا۔

اس موقعہ پر اسلامی لٹریچر کی وسیع نمائش بھی لگائی گئی۔ اور سلسلہ کے رسائل و اخبارات بھی نمائش میں رکھے گئے۔ اجلاس کی کارروائی سے قبل جب احباب جوق در جوق رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس تسبیح و درود پڑھتے ہوئے جمع ہو رہے تھے تو وہ بہت ہی ایمان افروز منظر تھا۔ اجلاس کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو ایک مقامی معلم A. Z. Okunu نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم

یا عین فیض اللہ والعرفان

پڑھ کر سنائی بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے دعا کی اپیل کی۔

پیغام

اس کے بعد آپ نے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو اس موقعہ پر موصول ہوئے تھے۔ ان میں مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ سب سے پہلی تقریر مکرم الحاج نیض الحق صاحب مبلغ شمالی نائیجیریا نے "اسلام افریقہ میں" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے افریقہ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل عیسائی یہ امید لگائے بیٹھے تھے۔ کہ عنقریب سارا افریقہ عیسائیت کے قبضہ میں آجائے گا۔ مگر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ذریعہ اور خاص طور پر حضرت مصلح موعود جس کے بارہ میں یہ الہام تھا کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا باعث ہوگا" کے زمانہ میں جب اسلام ایک منظم صورت میں اس تاریک براعظم میں پہنچا تو باوجود اس کے کہ عیسائی مشنری ہم سے ہر لحاظ سے مضبوط اور بارسوخ ہیں پھر بھی وہ حوصلہ ہار بیٹھے ہیں۔ اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں دس مسلمان ہوتے ہیں۔

ہمارا مسلک

اس کے بعد مسٹر A. R. A. Otule سیکرٹری جنرل نے "ہمارا مسلک" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ احمدیہ جماعت غیر سیاسی جماعت ہے۔ جس کا مقصد اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تربیت ہے۔

اس کے بعد A. B. Danmola ایک مقامی معلم نے "ہماری تبلیغی مساعی" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

بعد ازاں "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر اقبال سیفی صاحب نے چند منٹ تک اپنے خیالات کا اظہار فرمایا

مالی قربانی

ایک معلم مسٹر O. M. Sanyalu جو گمبیا میں مبلغ بھی رہ چکے ہیں۔ نے احباب جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے اس زمانہ میں اپنے اموال کو اللہ اور اس کے دین کی خاطر خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تحریک پر نہایت ہی قلیل عرصہ میں ایک خاصی رقم جمع ہو گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایسی مخلص جماعت قائم ہوئی ہے جو اپنے اموال دین کی خاطر قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔

مجلس شوریٰ

حسب دستور بعد نماز ظہر و عصر مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں گزشتہ سال کی تبلیغی ترقی اور مالی معاملات کا جائزہ لیا گیا۔ اور آئندہ سال کے لئے پروگرام مرتب کیا گیا۔ خاص طور پر ایک عربک سکول کے اجراء کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ لیگوس کے قریب Meeroko نامی جگہ پر باقاعدہ سکول کھول دیا گیا ہے جس کے انچارج مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب ہیں

تبلیغی فلمیں

۲۷ دسمبر کو بعد نماز عشاء مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب (جو حال ہی میں غانا سے نائیجیریا تشریف لائے ہیں) نے احمدیہ تبلیغی مساعی کی تصاویر احباب کو دکھائیں جن میں نائیجیریا، غانا کی گزشتہ سالانہ کانفرنسیں۔ مختلف عیدوں کے مواقع دیگر پبلک میٹنگیں اور جلسے وغیرہ شامل تھے۔

ریڈیو پروگرام

احمدیہ کانفرنس سے متعلق چیف احمدیہ مشنری مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب کو انٹرویو کے لئے ریڈیو نائیجیریا پر مدعو کیا گیا۔ آپ سے مختلف سوالات کئے گئے جن کے آپ نے وضاحت کے ساتھ جوابات دئے۔ جو ریڈیو نائیجیریا سے نشر ہوئے یہ بھی تبلیغ کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ جس سے ملک کے کونے کونے میں ہماری آواز پہنچ جاتی ہے۔ اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بن جاتی ہے۔

— ۲ —

۲۸ دسمبر کو دوسرے روز کا اجلاس زیر صدارت جناب کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب ۹ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو ایک مقامی معلم مسٹر A. A. Danmola نے کی اس کے بعد سب سے پہلی تقریر خاکسار (بشیر احمد) نے کی۔ عنوان تھا "حضرت مسیح موعود" بعد ازاں مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں ایک ایسا ہتھیار دیا ہے جو تمام دنیاوی ہتھیاروں سے بہتر ہے۔

تیسری تقریر مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی پرنسپل ٹیچر ٹریننگ کالج نے "قرآن مجید ہمارا رہنما ہے" کے موضوع پر کی آپ نے متعدد مثالوں سے واضح کیا۔ کہ قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتا اور قابل عمل ہے قرآن مجید کی رہنمائی سے ایسے جاں نثار لوگ پیدا ہوئے جو پہلی کتب کی پیروی سے پیدا نہیں ہوئے۔

اس کے بعد ایک نوجوان مسٹر رشید (جو غانا سے یہاں مذہبی تعلیم کی خاطر آیا ہوا ہے) نے اسلامی عقائد بیان کئے۔ اس کے بعد ایک مقامی معلم مسٹر S. B. Gina نے "احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے "اسلام نائیجیریا میں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ علاقہ زیادہ تر عیسائی آبادی پر مشتمل ہے۔ اور جو مسلمان ہیں وہ بھی برائے نام۔

گذشتہ سال ماہ اکتوبر میں وہاں تبلیغ کا کام شروع کیا گیا۔ دن رات کی کوششوں، تبلیغ و لٹریچر و وعظ و نصائح کے نتیجہ میں لوگوں کو اسلام کی طرف رغبت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ۲۲ خاندان بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ان میں سے ایک احمدی کا کافی رسوخ ہے اور وہ خود اپنے خرچ پر بڑی عمدہ مسجد بنا رہا ہے جو عنقریب مکمل ہو جائے گی۔ گویا نائیجیریا کا وہ حصہ جو اسلام سے ایک مدت سے بے بہرہ تھا نور ایمان سے منور ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مشرقی نائیجیریا کے نئے احمدیوں میں سے ایک احمدی سالانہ کانفرنس پر لیگوس میں تشریف لائے۔ انہوں نے بھی چند منٹ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح وہ لوگ بالکل تاریکی میں تھے مگر احمدی جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ اسلام سے رغبت پیدا ہوئی۔

خطبہ جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

— ۳ —

۲۸ دسمبر کا دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ و عصر چار بجے شام زیر صدارت مسٹر A. R. Bakare چیف مجسٹریٹ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو ایک مقامی مبلغ مسٹر مصطفےٰ نے کی۔ بعد ازاں مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب نے "مسیح اور صلیب" کے موضوع پر نہایت احسن پیرائے میں تاریخی واقعات سے ثابت کیا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ زندہ ہونے کی حالت میں صلیب سے اتارے گئے تھے جب آپ تندرست ہو گئے تو آپ بھیس بدل کر پوشیدہ طور پر اپنے حواریوں سے ملے تا یہود کو پتہ نہ لگ جائے اس کے بعد آپ فلسطین سے ہجرت کر کے مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے اسرائیلی قبائل کو تبلیغ کرتے ہوئے بالآخر کشمیر سری نگر میں پہنچے اور آخر کار آنحضرت صلعم کی ایک حدیث کے مطابق آپ نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس زمانہ میں اس حقیقت کا انکشاف بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت احمد مسیح موعود و مہدی معہود نے کیا۔

دوسری تقریر مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے "اسلام اور امن عالم" پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام ایک مکمل مذہب ہے۔ اور اس کے قوانین کی پابندی سے سبھی تنازعات ختم ہو کر امن عالم کی بنیاد استوار ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد نائیجیریا مشن کے سیکرٹری جنرل نے اسلامی لٹریچر کا تعارف کرایا۔

جلسہ کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے جماعت کی تبلیغی مساعی پر تبصرہ کیا۔ اور بتایا کہ بفضلہ تعالیٰ ۱۹۶۲ء میں جماعت نے بہت ترقی کی ہے۔ شمالی نائیجیریا میں دو مساجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ ایک مسجد مکمل ہو چکی ہے۔ مغربی نائیجیریا میں بھی دو جگہ مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ نیز دو نئے مشن کھولے گئے۔ گویا احمدیہ مشن نائیجیریا خدا کے فضل سے ترقی پر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین +

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی چودھویں سالانہ کانفرنس

ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کے علاوہ لائبیریا اور گیمبیا کے نمائندگان کی شرکت

اسلام اور احمدیت کی صداقت پر پُر مغز تقاریر

مرتبہ میر غلام احمد صاحب نسیم بی اے مبلغ سیرالیون

سیرالیون میں جماعتہائے احمدیہ کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۷-۸-۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ قریباً دو ماہ قبل کانفرنس کی تاریخیں مقرر کرکے جماعتوں کو بذریعہ سرکولر لیٹر اور اخبار الصلاح پہنچا دی گئیں۔ انعقاد سے دو ہفتے قبل ریڈیو اور اخبارات میں بھی خبریں شائع ہوئیں اس سال کانفرنس کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ سیرالیون مشن نے غانا، نائیجیریا، لائبیریا اور گیمبیا کے انچارج مبلغین کو بھی شمولیت کی دعوت دی اور از حسنِ اتفاق سے ہمارے جرمن نومسلم مسٹر ناصر نکولسکی بھی تشریف لے آئے۔ ان کی آمد پر ریڈیو نے بڑے اہتمام کے ساتھ خبر شائع کی۔ کانفرنس میں ابھی دو دن باقی تھے کہ انچارج صاحب غانا مشن مع پریذیڈنٹ صاحب جماعتہائے احمدیہ غانا اور انچارج صاحب لائبیریا مشن بھی تشریف لے آئے۔

۷ر دسمبر۔ پہلا اجلاس

پہلا اجلاس پیراماؤنٹ چیف ناصرالدین صاحب گمانگا دوسُش پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی صدارت میں شروع ہؤا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد صاحبِ صدر نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آپ نے فرمایا یہ کانفرنس دراصل حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ جلسہ کا ہی ایک حصہ ہے۔ سیرالیون میں ۱۹۴۷ء میں پہلی سالانہ کانفرنس ہوئی تھی اس وقت سے جماعت اس ملک میں برابر ترقی کر رہی ہے۔ اگرچہ ہمارے ذرائع محدود ہیں تاہم کام کی رفتار حوصلہ افزا ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طرف سے آمدہ پیغام حاضرین کو سنایا گیا جس میں آپ نے کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کو پیغام تہنیت دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے اور مشکلات کا خیال کئے بغیر قدم آگے بڑھانے کی تلقین کی تھی۔ اور احباب جماعت کو نصیحت کی تھی کہ وہ اسلام کی تبلیغ اس طرح کریں کہ اسلامی تعلیمات کا مجسم نمونہ بن جائیں۔ پیغام میں یقین دلایا گیا تھا کہ اگر احباب اپنی کوششیں جاری رکھیں تو وہ دن دور نہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر کوششوں کو بارآور کرے گا اور ان کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا دنیا میں بول بالا ہوگا۔

دوسری تقریر مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج غانا مشن کی تھی۔ آپ نے حاضرین سے یوں خطاب کیا "قوموں کے سامنے ترقی کے میدان میں مشکلات بھی آتی ہیں اور خوشی کے ایام بھی۔ لیکن اگر قومیں مشکلات کا مقابلہ کرتی جائیں تو ان کے لئے کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔ ہم یہاں اس لئے جمع ہوتے ہیں تاکہ یہ ظاہر کر دیں کہ خدا تعالیٰ کے وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھے نہایت آب و تاب سے پورے ہو رہے ہیں۔ آپ کی آمد کی غرض یحیی الدین و یقیم الشریعۃ ہے۔ اور حضور فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلعم کی عزت کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور آپ لوگوں کا یہاں پر جمع ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور نے جو کچھ فرمایا تھا پورا ہو رہا ہے۔

مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے اطمینانِ قلب اور اس کے حصول کے ذرائع پر خطاب فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے سے ہی یہ چیز حاصل ہو سکتی ہے
مکرم حمید اللہ صاحب ظفر نے تعلیم کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے اسلام کا نقطۂ نظر یہ حصولِ تعلیم کے بارہ میں بیان کیا۔

پہلے اجلاس کے اختتام پر صدر صاحب نے مکرم ناصر نکولسکی صاحب آف جرمنی اور مکرم محمد آر بکر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ غانا کا تعارف کرایا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیرِ صدارت چیف Vandy V. Kallon شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب شاہد نے عائلی زندگی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد موسیٰ سوداجو ہمارے لوکل مبلغ ہیں نے عیسائیت کے عقیدۂ تثلیث کو عقلی اور نقلی دلائل سے باطل ثابت کیا۔

گمبا کمارا Magba Kamara جو بنکاک جاتے ہوئے ربوہ بھی گئے تھے۔ نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی امتیازی خصوصیت کے بارہ میں اپنے دورہ ربوہ کے تاثرات بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ میں نے قریباً ساری دنیا کا چکر لگایا ہے اور مختلف ممالک میں مذاہب کا مطالعہ کیا ہے مگر بالآخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ احمدیہ جماعت میں اسلامی اخوت موجود ہے۔ جس کا مظاہرہ کراچی لاہور اور ربوہ میرے پہنچنے پر جماعتوں نے کیا۔ میں جب کراچی پہنچا تو رات کا وقت تھا مگر کراچی کی جماعت استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھی۔ آپ نے کہا میں دنیا کی بڑی بڑی مساجد میں نماز کے لئے حاضر ہؤا مگر ربوہ کی مسجد مبارک میں نمازیوں کی جو حاضری تھی وہ میں نے کسی اور مسجد میں نہیں دیکھی

۸ر دسمبر کا پہلا اجلاس

یہ اجلاس زیر صدارت محمد آر بکر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ غانا شروع ہؤا آپ نے اجلاس کی کارروائی شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مرحوم کی انتھک مساعی سے ہی اس علاقہ میں اسلام کے احیاء کا کام ہؤا وہ اسلام کے نڈر سپاہی تھے۔

مسٹر بیچر بونگے نے مشن کی کارکردگی کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ دورانِ سال میں ۵ نئے سکول جاری ہوئے جمعہ کے چھ خطبے ریڈیو سیرالیون سے براڈکاسٹ کئے گئے۔ ۲۸۰ افراد نے بیعت کی۔ اور بعض نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ فری ٹاؤن میں مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر کیلئے امید افزا کوششیں جاری ہیں۔

مولوی مبارک احمد صاحب ساقی انچارج مشن لائبیریا نے وہاں کے مشن اور جماعت کے کام پر روشنی ڈالی۔

الحاج علی روجرز نے سیرالیون میں مشن کے قیام اور اس کی مختصر تاریخ بیان

مکرم شریف عباس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ پر تقریر کی اور کہا کہ اسلام وہ مذہب ہے جو نوعِ انسان کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

مکرم ایس ایم جوتے جو گیمبیا کے رہنے والے ہیں اور ہمارے سیکنڈری سکول میں معلم ہیں۔ نے بتایا کہ میرے ملک میں دو سال سے مشن قائم ہے اور بفضلہ ترقی کر رہا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

مکرم سمیع اللہ صاحب سیال نے سیرالیون مشن کی تعلیمی سرگرمیاں بتائیں کہ اس مشن کے پندرہ پرائمری سکول ہیں اور ایک سیکنڈری سکول ہے۔ مزید سکول کھولنے کے منصوبے ہو رہے ہیں۔ ہمارے سکولوں میں مروجہ تعلیم کے علاوہ دینی اور عربی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

۸ر دسمبر دوسرا اجلاس

یہ اجلاس شوریٰ کے لئے مخصوص تھا چنانچہ اس میں انتظامی اور مالی امور پر غور و مشورے ہوئے

۹ر دسمبر پہلا اجلاس

یہ اجلاس مکرم مولوی مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہؤا جس میں آنریبل ایم ایس مصطفےٰ نائب وزیر اعظم و وزیر صنعت حکومت سیرالیون نے خطاب فرمایا (آپ کا یہ خطاب بدر کے صفحہ اوّل پر دیا گیا ہے)
آپ کے بعد جناب میئر آف فری ٹاؤن نے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا احمدیہ جماعت اس ملک میں ۳۰ سال سے کامیابی کے ساتھ مذہبی تعلیمی اور ثقافتی کام کر رہی ہے اور ان بہبودی کے کاموں کے لئے ہم جماعت کے ممنون ہیں۔ انہی کی وجہ سے ہر طبقہ میں اسلام کے مطالعہ کا رجحان بڑھا ہے۔ تعلیمی میدان میں جماعت کی مساعی قابلِ قدر ہیں۔

۹ر دسمبر دوسرا اجلاس

مکرم منور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت بیان کی اور حاضرین کو آپؑ کا اسوہ اختیار کرنے کی تلقین کی
مسٹر کول امام احمدیہ مسجد فری ٹاؤن نے آنحضرت صلعم کی سیرت بیان کی
ان روحانی تقاریر کے ساتھ کانفرنس خالص روحانی ماحول میں ختم ہوئی۔ ان ایام میں باجماعت نمازوں اور تہجد اور درس کا باقاعدہ انتظام رہا۔ اور احباب دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کا جذبہ لے کر واپس تشریف لے گئے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کے بہتر نتائج پیدا فرمائے آمین

غانا (مغربی افریقہ) میں افریقن احمدی جماعتوں کا اڑتیسواں (۳۸) سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے پانچ ہزار سے زائد احمدیوں کی شرکت اہم دینی موضوعات پر تقاریر

مالی قربانی کی تحریک پر افریقن احمدیوں نے پینتیس ہزار روپیہ پیش کر دیا

از مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مبلغ غانا

جماعتہائے احمدیہ غانا کا اڑتیسواں (۳۸) سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ غانا کے مرکز سالٹ پانڈ میں مورخہ ۳-۴-۵ جنوری ۱۹۶۳ء کو منعقد ہوا سالٹ پانڈ ایک معمولی سا قصبہ ہے لیکن جلسہ سالانہ کے دوران مہمانوں کی آمد کی وجہ سے ایک بارونق شہر بن گیا جلسہ کے ایام میں بہت ہی روح پرور ماحول رہا۔ جماعت کے احباب نے اپنے اکثر اوقات جلسہ میں ہونے والی تقاریر کو غور سے سننے میں گزارے۔ مرکزی مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد رات گئے تک روحانی مجالس ہوتی رہیں اور شہر کے مختلف مقامات پر ہمارے بعض مخلص نوجوانوں نے تبلیغی مجالس منعقد کیں۔

اس دفعہ جلسہ ساحل سمندر سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر ناریل کے گھنے درختوں کے نیچے منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا اور حاضرین کے لئے اپنی اپنی جماعتوں میں بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور بنچوں کا ہزاروں کی تعداد میں انتظام کیا گیا

جلسہ کی کارروائی مورخہ ۳ جنوری ۱۹۶۳ء کو صبح نو بجے شروع ہوئی۔ برادرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کلام پاک کی تلاوت کی اس کے بعد جماعت احمدیہ [illegible] کی مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک عربی نظم ترنم سے پڑھی اس کے بعد جناب امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ غانا مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے اس روحانی اجتماع کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور احباب کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی طرف توجہ دلائی اور نیک دعاؤں کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح فرمایا

آپ کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب سید محمد ہاشم صاحب بخاری نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض معجزات اور عشق رسول کے واقعات بیان کئے۔ بخاری صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے "یورپ و امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام نے ایک دفعہ پھر اس زمانہ میں مغربی دنیا کو کامیابی اور نجات کا راستہ دکھایا ہے اور احمدیہ جماعت کی کوششوں سے عنقریب عیسائیوں کے دلوں سے اسلام کے خلاف تعصب نفرت اور غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں اور اسلام کی سچی اور قابل عمل [illegible] ان کے دلوں میں گھر کر رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب کہ مغربی ممالک کی تمام سعید روحیں اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔ اس کے بعد مسٹر جبرائیل جی آدم J. B. Adam نے اسلام اور جنازہ کی رسوم پر تقریر کی اور حاضرین کو مشرکانہ بد رسوم سے پرہیز کرنے اور اسلام کی سادہ تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر احمدیہ ثانوی سکول کماسی کی تھی۔ تقریر کا عنوان ثانوی تعلیم کی اہمیت تھا۔ آپ نے جماعت کے احباب کے سامنے تعلیم کے متعلق اسلام کے نقطۂ نگاہ کو پیش کرتے ہوئے قوم کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی طرف توجہ دلائی۔ جماعت احمدیہ کے ثانوی سکول کے اعلیٰ معیارِ تعلیم اس کی ترقی اور مختلف شعبوں میں نمایاں کامیابی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے جماعت کے احباب کو زیادہ سے زیادہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کرانے پر زور دیا۔ آپ کی تقریر کے بعد پہلے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ادا کی گئی دوسرے اجلاس کا آغاز معلم ایس جی قاسم صاحب وا کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد الورا (Abura) کی جماعت نے ایک عربی قصیدہ ترنم سے پڑھا۔ بعد ازاں محترم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے "اسلام میں نبوت" کے موضوع پر تقریر کی اور تشریعی و غیر تشریعی نبوت کو اچھی طرح واضح کرتے ہوئے آپ نے جماعت احمدیہ کے مسلک دربارہ ختم نبوت کو پیش کیا۔ آپ نے یہ تقریر مقامی زبان فانٹے میں کی۔ اس کے بعد محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے خلافت کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی۔ محترم خان صاحب نے آیتِ استخلاف کی نہایت لطیف اور مدلل تفسیر بیان کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد جماعت وا کے معلم یحییٰ صاحب نے شادی طلاق اور وراثت کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ پر تقریر کی۔ اور قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں جماعت کے سامنے متعلقہ مسائل کی وضاحت کی اور جماعت کو اسلامی تعلیمات پر چلنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مسٹر حکیم براؤن نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اس تقریر کے ساتھ پہلے روز کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

نماز مغرب و عشاء مرکزی مسجد میں ادا کی گئیں اس کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی مسجد ہی میں شروع ہوئی جس میں ہمارے مقامی مبلغین نے تبلیغ کی اہمیت، اسلام میں عبادت، اور وفات مسیح پر تقاریر کیں۔

۴ جنوری کو مسٹر یعقوب بن عیسیٰ کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا اس کے بعد جماعت منکسم Mankesim نے ایک عربی نظم ترنم سے پڑھی۔ تمام ریجنل مبلغین نے اپنے اپنے ریجن کی اور مکرم امیر صاحب نے ویسٹرن اور سنٹرل ریجن کی سالانہ مختصر رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ غانا کے پریذیڈنٹ مسٹر محمد آرتھر نے مشن کی مشکلات اور ضروریات کو جماعت کے سامنے رکھا اور جماعت کو مالی قربانی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اپنی طرف سے ایک صد پونڈ کا عطیہ مشن کو دیا۔ جماعت کے احباب نے آدھ گھنٹے کے اندر اندر ۲۳۴۵ پونڈ (تقریباً اکتیس ہزار روپیہ) جمع کر دئے

نماز جمعہ کے لئے پہلا اجلاس برخاست ہوا۔ نماز جمعہ جناب امیر صاحب نے پڑھائی۔ اور دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی مسٹر عثمان بن آدم نے اسلام اور مالی قربانی پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد پھر احباب و مستورات اپنے عطیات میں اضافہ کرتے رہے چنانچہ ان مخلص افریقن بھائیوں نے مذکورہ رقم بڑھا کر ۲۶۵۵ پونڈ کر دی یعنی تقریباً /۳۵۰۰۰ روپیہ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۵ جنوری کو مسٹر ابراہیم جیمنی کی تلاوت سے تیسرے روز کا جلسہ شروع ہوا۔ ایک عربی نظم پڑھی گئی۔ مسٹر عبداللہ عینین نے زکوٰۃ اور چندہ عام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور احبابِ جماعت کو ان کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ الحاج جے ٹی آدم صاحب نے سیرت النبی صلعم پر تقریر کی اور آنحضرت صلعم کے سوانح حیات احباب کے سامنے رکھتے ہوئے جماعت پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگیوں کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر ڈھالنے کی کوشش کریں اس کے بعد الحسن بنی [illegible] صاحب نے جماعت اور اس کے تقاضوں پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اور جماعت کے احباب و مستورات کو نظام کی پابندی اور نظام کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم سعود احمد خان صاحب نے احمدیت کی تاریخ پر مختصر سے وقت میں تقریر فرمائی۔ اور جماعت میں اتحاد اور تنظیم و مضبوط مرکز سے وابستگی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے پر خاص زور دیا۔ آپ کے بعد مسٹر اسماعیل بی کے آڈو نے اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ اس کے بعد مسٹر عبدالواحد عزیز نے اسلامی اخلاق پر تقریر کی۔ اور جماعت کو غیروں اور اپنوں کے سامنے اعلیٰ عملی نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد جناب امیر صاحب نے خدا تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے یہاں جمع ہو کر اپنے اپنے ذکر کو بلند کرنے کی توفیق بخشی اور جلسہ سالانہ خیر و خوبی سے انجام پایا۔ آپ نے حاضرین سے استدعا کی کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تاریکی کی شکار روحوں کو آسمانی نور سے منور فرمائے۔ اور حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی خلافت و قیادت میں اسلام کو دنیا میں غلبہ عطا فرمائے۔ آپ نے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے واسطے دعا کرنے کی بھی تاکید کی۔

اس سال جلسہ سالانہ غانا میں شمولیت کے لئے جمہوریہ ٹوگو مغربی جرمنی سے برادرم وسیم ناصر نکوسکی اور سیرالیون سے ایک بہت مخلص بزرگ (جو کہ وہاں کے چیف ترجمان ہیں اور پانچ زبانیں اچھی طرح جانتے ہیں) پاسوری بانگورو بھی تشریف لائے۔ آپ وقتاً فوقتاً سٹیج میں آکر نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے۔ ہمارے جرمن بھائی ناصر نکوسکی نے جلسہ کی تمام کارروائی کے دو صد سے زائد مختلف فوٹو لئے۔ نیز انہوں نے بھی "جرمنی میں اسلام" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا ہمارے اس سال کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بفضلہ تعالیٰ پانچ ہزار سے بھی بڑھ گئی تھی۔ الحمد للہ۔ علاوہ احمدی ممبران کے بہت سے غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے اور مالی قربانی میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے سینوں کو اسلام یعنی احمدیت کے لئے کھول دے اللھم آمین۔

ہمارے جلسہ کی خبر و کثیر الاشاعت اخباروں نے شائع کی اور پریس کے نمائندہ نے امیر صاحب کا انٹرویو لیا۔ مسٹر ناصر نکوسکی نے رنگین سلائیڈز دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے عمدہ نتائج پیدا فرمائے آمین۔

قسط اول

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کے ذرائع

مرتبہ:- مکرم مولوی عبداللطیف صاحب ملکانہ مولوی فاضل قادیان

خدا نے جیسے جسمانی ترقی کے لئے اسباب رکھے ہیں ایسے ہی روحانی ترقیات کے لئے بھی سامان مہیا کئے ہیں۔ دین اسلام کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

یعنی اس عزت و شرف کے کلام کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت بھی کریں گے۔ چنانچہ مخالفین کی ہر چند مخالفانہ کوششوں کے علی الرغم اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو عروج بخشا اور پاکبازوں کی ایک جماعت کھڑی کر دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنا مفوضہ کام پورا کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور بلائے گئے بعض لوگ جو ایمان میں پختہ نہ تھے انہیں سخت لغزش پہنچی چنانچہ عرب کے بعض قبائل نے ارتداد کا اعلان کر دیا۔ اور بعض جھوٹے مدعیانِ نبوت اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور دشمن یہ سمجھنے لگے کہ محمد رسول اللہ صلعم کے بعد اب یہ سلسلہ ختم ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کو کھڑا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سلسلہ کو ان کے ذریعہ محفوظ کر دیا۔ آپؓ نے اسلام کی خدمت کے سلسلہ میں ایسی خدمات سرانجام دیں جو رہتی دنیا تک یاد کی جائیں گی۔

حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو مسندِ خلافت پر متمکن کیا۔ آپؓ نے اسلام کی نہایت شاندار خدمات کیں۔ آپؓ کے عہد میں چاروں طرف جنگوں کا بازار گرم رہا اور مصر، شام، فلسطین اور ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ تک اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کو خلافت پر قائم فرمایا۔ آپؓ نے اسلامی باغ کو سرسبز و شاداب رکھا حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد بیرونی فتنوں کے ساتھ کچھ اندرونی فتنے اٹھ کھڑے ہوئے۔ دشمنوں نے چاہا کہ اس باغ کو اجاڑ دیں اور وہ اسلام کے خلاف طرح طرح کے منصوبے کرنے لگے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو کھڑا کر دیا۔ اور اسلام کا پرچم خراسان، افغانستان، سندھ اور شمالی افریقہ کے تمام علاقوں میں لہرانے لگا۔

مجددین کا سلسلہ

خلفائے راشدین کے زمانہ کے بعد اسلام پر ایک لمبا نازک وقت آیا۔ جس میں روحانیت آہستہ آہستہ پژمردہ ہونے لگی۔ اور اسلامی تعلیمات کو طاقِ نسیان پر رکھا جانے لگا۔ اور عملی لحاظ سے مسلمانوں میں بیحد کمزوری نظر آنے لگی۔ لیکن اس لمبی تاریک رات میں بھی قرآن کریم کے وعدۂ حفاظت کے ضمن میں حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں امید کی ایک روشن کرن نظر آتی ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے افراد کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لئے دین اسلام کو ترو تازہ شکل میں پیش کرتے رہیں گے۔

چنانچہ خلفائے راشدین کا مبارک عہد گذرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے **پہلی صدی** میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو بھیجا۔ انہوں نے اسلام کی شاندار خدمات کیں اور اس باغ کو ترو تازہ رکھا۔ **دوسری صدی** میں امام احمد بن محمد بن حنبل کو بھیجا۔ آپ نے اسلام کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور اسلام کی صداقت پر مشتمل کئی کتب تصنیف کیں۔ اور اس باغ کی آبیاری کی۔ حضرت امام موصوف کی وفات کے بعد **تیسری صدی** میں حضرت قاضی احمد بن شریح کو مبعوث کیا گیا آپ نے اس مرجھاتے ہوئے پودے کو ترو تازہ کیا۔ اور اسلام کی قابلِ قدر خدمات کیں اور قرآنی معارف کے دریا بہا دیئے۔ **چوتھی صدی** میں حضرت ابو بکر باقلانی کو مبعوث کیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر شاندار قربانیاں کیں اور قرآنی خدمات سرانجام دیں حضرت موصوف کی وفات کے بعد مسلمانوں کی اخلاقی حالت خراب ہو گئی اور وہ عملی لحاظ سے سست ہو گئے تب اللہ تعالیٰ نے **پانچویں صدی** میں حضرت محمد ابو حامد غزالی کو کھڑا کیا۔ آپ نے اسلامی تعلیمات کو صحیح رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ حضرت امام موصوف کی وفات کے بعد مسلمان عملی لحاظ سے اور زیادہ سست ہو گئے اور دین کی طرف رغبت نہ رہی تب اللہ تعالیٰ نے **چھٹی صدی** حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانیؒ کو مبعوث کیا۔ اور **ساتویں صدی** میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ بھیجے گئے۔ آپ ایران سے ہندوستان آئے اور تبلیغِ اسلام کا خاص پہلو اختیار کیا۔ اسلام کی صداقت پر مشتمل کئی کتابیں لکھیں۔ اس کے بعد **آٹھویں صدی** میں اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ علی بن حجر عسقلانی کو مبعوث کیا۔ اور **نویں صدی** میں حضرت عبد الرحمٰن بن کمال شافعی المعروف بہ امام جلال الدین سیوطیؒ منصب تجدید پر فائز ہوئے۔ **دسویں صدی** میں حضرت ملا علی قاریؒ کو مبعوث کیا گیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور اس باغ کو تازگی بخشی۔ **گیارہویں صدی** میں حضرت شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین فاروقی کو مبعوث کیا۔ انہوں نے اسلام کے باغ کی آبیاری کی۔ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی۔ آپ کی وفات کے بعد ایسا وقت آیا جبکہ مسلمانوں میں پہلے سے کہیں زیادہ کمزوری راہ پا گئی۔ اور اکثر مسلمان حدیث کے منکر ہو گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے بارہویں صدی حضرت احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو مبعوث کیا۔ آپ نے مسلمانوں کے اندر تغیر پیدا کیا۔ اور اعمالِ صالحہ کی طرف رغبت دلائی۔ حضرت موصوف کی وفات کے بعد پھر امت میں اضمحلال اور ضعف آنے لگا۔ تب اللہ تعالیٰ نے **تیرھویں صدی** میں حضرت محمد اسماعیل شہیدؒ دہلوی کو مبعوث کیا۔ انہوں نے اسلام کی بڑی خدمات کیں اور بڑے بڑے دکھ اور تکالیف اٹھائیں۔ مسلمانوں میں نیکی کی روح پیدا کرنے اور اسلام کے لئے جانی قربانی دینے کی طرف توجہ دلائی۔ حتیٰ کہ اسی خدمتِ اسلام کی راہ میں آپ نے شہادت کا جام پیا۔ اللّٰهم اغفر له وارفع درجاته

بعثتِ مسیح موعود کا زمانہ

مقدس بانیٔ اسلام کے عہدِ نور گستر پر تیرہ صدیاں گذر گئیں۔ مسلمانوں میں عملی اور اعتقادی کمزوریاں کئی راہوں سے در آئیں۔ اسلام پر یہ نازک ترین دور تھا۔ مسلمان اسلامی تعلیمات سے کوسوں دور جا پڑے اور کلام پاک کی تعلیم کو بالکل بھلا بیٹھے۔ اور عملی لحاظ سے اسلام سے گویا بیگانہ ہو گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیرہ سو سال قبل مسلمانوں کی اخلاقی حالت کے بگڑ جانے کی جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ آپ نے فرمایا تھا:-

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ

(مشکوٰۃ)

یعنی ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا فقط نام اور قرآن محض نقوش رہ جائے گا۔ مسلمانوں کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت اور روحانیت سے خالی۔ ان کے علماء تختۂ زمین پر بدترین مخلوق بن جائیں گے۔

نہ صرف یہ بلکہ مسلمانوں کے اس روحانی انحطاط کا بخوبی احساس و اعتراف بھی کیا جاتا رہا۔ مثلاً:-

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:-

"اگر تم یہود کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو ان کفر باز مولویوں کو دیکھو جو دنیا کی ہوا و ہوس میں مبتلا ہیں۔" (الفوز الکبیر ص۱)

۲۔ نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں اور انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔"

(اقتراب الساعۃ ص۱۲)

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ بڑے بڑے فقیہہ یہ بڑے بڑے مدرس یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری خدا پرستی کا بجا رہے ہیں رد حق، تائید باطل، تقلید مذہب، تقلید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں، سچ پوچھو تو دراصل بیت کے بندے نفس کے مرید ابلیس کے شاگرد ہیں" (اقتراب الساعۃ ص۸)

۳۔ اخبار اہلحدیث امرتسر لکھتا ہے کہ:-

"حضرت علیؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں پر عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام رہ جائے گا اور قرآن کا رسم خط۔ اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے بدترین مخلوق ہوں گے۔ سارا فتنہ و فساد انہیں کی وجہ سے ہوگا ہم دیکھ رہے ہیں کہ آجکل وہی زمانہ آ گیا ہے"

(۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء ص۸ کالم ۱)

اسلام پر زوال

ادھر مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا یہ عالم تھا۔ ادھر اسلام نہایت درجہ غربت میں تھا۔ عیسائیت کے غلبہ اور تسلط کا یہ عالم تھا کہ ایک طرف عیسائی طاقتیں مغرب سے نکل کر مشرق کے وسیع علاقوں پر قبضہ جمانے اور اس طرح وہاں وسیع سلطنتوں کی بنیاد ڈالنے میں کامیاب ہو چکی تھیں اور دوسری طرف اس سیاسی غلبہ کی آڑ میں عیسائی پادریوں کے غول کے غول ایشیا اور افریقہ کے وسیع علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ سرگرمی سے کر رہے تھے اور ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کر

سہے تھے کہ اب کوئی متنفس بھی روئے زمین پر ایسا باقی نہ رہے گا کہ جو "خداوند یسوع مسیح" کو اپنا نجات دہندہ تسلیم نہ کرے۔

پھر عیسائی پادریوں نے حضرت رسول کریم صلعم اور آپ کے لائے ہوئے دین حنیف یعنی اسلام کے خلاف زہر میں ڈوبی ہوئی کتابیں لکھ لکھ کر ان کے انبار لگا دئے تھے اور انہیں مشرق و مغرب میں اس کثرت سے پھیلایا جا رہا تھا کہ مسلمانوں کے ہوش و حواس اُڑ گئے اور عیسائیت کی اس قدر ترقی اور غلبہ دیکھ کر مسلم علماء اور نئے تعلیمیافتہ مسلمانوں کے الحاد اور بے دینی کو دیکھ کر دردمندانِ اسلام کے دل بیٹھے جا رہے تھے اور انہیں اس طوفانِ ضلالت سے کشتیٔ اسلام کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ چنانچہ

۱۔ مولینا الطاف حسین صاحب حالی مرحوم ۱۸۷۹ء میں اپنی مشہور کتاب "مسدس حالی" میں اسلام کی نازک حالت اور مسلمانوں کی بے چارگی کی صحیح تصویر ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

پھر اسلام کو ایک باغ سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

پھر اک باغ دیکھے گا اُجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہر سُو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے رُوکھ جس کے جلانے کے قابل
چمن میں ہوا آچکی ہے خزاں کی
پھری ہے نظر دیر سے باغباں کی
صدا اور ہے بلبلِ نغمہ خواں کی
کوئی دم میں رحلت ہے اب گلستاں کی
تباہی کے خواب آرہے ہیں نظر سب
مصیبت کی ہے آنیوالی سحر اب

۲۔ اسی طرح مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم اے نے درجہ بدرجہ مسلمانوں میں رونما ہونے والے انحطاط و زوال کی حالت اس طرح لکھی ہے :۔

"اب حالت بالکل دگرگوں ہے زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا تسلط ہے۔ اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب سے پیچھے نظر آتے ہیں۔ کہیں جہالت و نادانی کا دور دورہ ہے اور کسی جگہ دوسری اقوام کی تقلید کا سودا۔ اسلامی انفرادیت بہرحال اس قدر مضمحل ہو چکی ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی پہلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے منصب و عزت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اڑانے کے مترادف ہے"

(مسلمانوں کا عروج و زوال صفحہ ۱۶)

۳۔ اسی طرح مولینا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

"۱۸۵۷ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کر دیا اور ان کے تمام امتیازات کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا"

غرضیکہ گذشتہ صدی میں عیسائی مغربی اقوام کے دنیا پر تسلط اور تفوق اور غلبہ و اقتدار نے یورپ کے پادریوں میں اسلام کے خلاف ایک بے پناہ جوش پیدا کر دیا تھا اور کیا یورپ اور کیا امریکہ ہر ملک کے پادریوں نے اپنی اپنی تنظیم کے ماتحت فرزندانِ اسلام کو عیسائیت کے حلقہ بگوش کرنے اور فرزندانِ توحید کو تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ اور جگہ بجگہ تبلیغی مشن قائم کر دئے تھے۔ اور اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی نازک حالت کو دیکھ کر عیسائیوں کے حوصلے اتنے بلند ہو چکے تھے کہ وہ یقین کرنے لگے تھے کہ تھوڑے عرصہ میں اسلامی دنیا عیسائیت کی آغوش میں پناہ لے گی۔ اور اسلام کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔

چنانچہ امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیرز نے اپنے ایک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ :۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روزافزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضوفگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق اور طہران کے شہر "خداوند یسوع مسیح" کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتی کہ صلیب کی چمکار صحراء عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔ اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی " ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تونے بھیجا ہے۔ "

(بیروز لیکچر صفحہ ۴۲)

غلبۂ اسلام کی پیشگوئی

اسلام کی اس اندرونی اور بیرونی ابتلاء کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کو یاد کر کے امتِ مرحومہ کی رہنمائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا۔

ایسے خطرناک حالات میں آپؑ نے ایک جری اور نڈر پہلوان کی طرح میدان میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ میں اس زمانہ کا مصلح مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ والی پیشگوئی میرے ذریعہ پوری ہوگی اور اسلام تمام ادیان پر روحانی طور پر غالب آئے گا۔

پھر فرمایا :۔

" خداوند تعالے نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع فرمائے۔ اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعتِ دین کے اور دلائل اور براہین اتمامِ حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں اور امم سابقہ سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ توفیقاتِ غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ

سو چونکہ خداوند نے اسبابِ خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے کہ جو اتمامِ خدمتِ تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے اس لئے اس نے محض اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روزِ ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی اور نیز وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خداتعالیٰ ان دلائل و براہین کو جو اس عاجز سے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں۔ خود مخالفوں تک تک پہنچائے گا اور ان عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا پر ظاہر کرے گا۔ "

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۶۵)

پھر ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ بشارت دی کہ :۔

خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

" میں تجھے زمین کے کناروں تک شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کرونگا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۹۱)

پھر وہ مسلمان لیڈر جو یورپ کے فلسفہ سے متاثر ہو کر اور علوم جدیدہ کی طرف سے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے اور علمائے یورپ کے قرآن مجید پر تنقیدی ابحاث اور اعتراضات سے مرعوب ہو کر اسلامی عقاید اور قرآن مجید کی دور از کار تاویلیں کر کے انہیں ایسے رنگ میں پیش کر رہے تھے کہ گویا ان میں اور فلسفۂ مغرب میں کوئی تضاد نہیں ان کے متعلق آپؑ نے فرمایا :۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھے علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دیگا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴-۲۵۵)

(باقی آئندہ)

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

۱۲۹۴۱ میں مسماۃ شاکرہ خاتون زوجہ مولوی عبدالمجید صاحب قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جگا ڈیہہ ڈاکخانہ پوریٰ ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

۱- میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۱- زیورات طلائی چار تولہ ۲- زیورات نقرئی قریباً اٹھارہ تولہ ۳- مہر بذمہ محترم خاوند مولوی عبدالمجید صاحب مبلغ نو سو روپیہ -/۹۰۰ اور ۴- دو قطعہ زمین زراعتی ساڑھے آٹھ بیگھ قیمتی اندازاً چھ سو روپیہ -/۶۰۰ جو ایک حصہ مہر کے عوض میں مجھے میرے محترم خاوند نے میرے نام خرید دی ہے۔ اس طرح میرا سارا مہر ڈیڑھ ہزار -/۱۵۰۰ روپیہ تھا۔ لہٰذا میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

۲- اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

۳- اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ شاکرہ خاتون بقلم خاص بمعرفت عبدالمجید صاحب احمدی ۲۱/۱۲ قدمہ سلوک جمشید پور ڈاکخانہ برداستہ ٹاٹا نگر۔ گواہ شد خاکسار عبدالمجید بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ یوپی بہار اڑیسہ

۱۳۲۷۵ میں افضل خاں ولد ذوالفقار خاں صاحب قوم نودی پیشہ پینٹر عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ہبلی ڈاکخانہ خاص ضلع دھارواڑ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ پچاس -/۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو اس کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دوں گا اور میرے مرنے پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد افضل خاں احمدی کمہار گلی ہبلی ۱/۹/۶۲ ۴ گواہ شد ایچ ایم منڈاسگر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی پروپرائٹر کرناٹک اگربتی فیکٹری۔ گواہ شد عبدالرزاق کتور۔ نورث ہبلی۔ دھارواڑ۔ میسور ۶۲/۱/۹

۱۳۳۱۳ میں مسمی محمد ناصر ولد مکرم محمد شفیع صاحب قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر بیس سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ر نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے البتہ کچھ جائداد ورثہ کی ملے گی جس کی تفصیل کا علم نہیں ہے ابھی تک بھائیوں میں اس کی تقسیم نہیں ہو سکی۔ میری دوکان میں اس وقت قریباً پانچ سو روپیہ کا سامان ہوگا۔ اور میری ماہوار آمد قریباً مبلغ چالیس روپیہ ہے میں اپنے اس سامان دوکان اور آمد اور مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد اور جائداد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر بھی جو جائداد ثابت ہوگی اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ العبد محمد ناصر بقلم خود۔ گواہ شد محمد سعید انور کلرک دفتر امیر مقامی قادیان ۸/۱۱/۶۱ گواہ شد۔ عبدالغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان۔

موصی نمبر ۱۰۶۵۰　　المرقوم ثریا بیگم محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان ۸/۱۱/۶۱

۱۳۳۴۶ میں مسماۃ بشیر النساء زوجہ محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش قوم سید پیشہ خانہ داری عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے:- ۱- حق مہر پانچ سو روپے بذمہ خاوند ۲- زیور- گلے کا ہار طلائی ایک عدد۔ انگوٹھی ایک عدد کانوں کے ٹاپس ایک جوڑا۔ زیور کا کل وزن ۱½ تولہ ہے۔ اور موجودہ قیمت -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی کہ میں اپنی زندگی میں ہی حصہ جائداد ادا کر دوں۔ میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ بشیر النساء اہلیہ محمد سلیمان دہلوی درویش موصیہ ۵/۱۱/۶۲ گواہ شد خاوند موصیہ محمد سلیمان دہلوی درویش بقلم خود ۵/۱۱/۶۲۔ گواہ شد چودھری فیض احمد گجراتی جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور بقلم خود ۵/۱۱/۶۲

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا اور معمولی حکم معلوم ہوتا ہے لیکن بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کو بجا لانا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور نہ بجا لانا ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے جو حقوق العباد سے متعلق ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو تمام مسلمانوں (مردوں عورتوں اور بچوں) پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو نصف صاع غلہ مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔

چونکہ آجکل فطرانہ عام طور پر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ اس کی ادائیگی رمضان میں ہی کی جانی چاہیئے تاکہ مستحق ناداروں کی امداد عید سے قبل ہو جائے۔ اور وہ عید پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو تو کل جمع شدہ رقم مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ یا مقامی مستحقین سے بچ جائے تو وہ بھی مرکز میں بھجوا دی جائے۔ قادیان میں غلہ کے نرخ کے لحاظ سے صدقۃ الفطر کی شرح ایک روپیہ مقرر کی گئی ہے۔

عید فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ قائم ہے اس لئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور رہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

فریضۂ زکوٰۃ

رمضان شریف کے بابرکت مہینہ کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔ اس مہینہ میں مومنین جہاں عبادت و ریاضت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہیں وہاں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے اپنے دلوں میں ایک امنگ اور ولولہ پاتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم اس مبارک مہینہ میں بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ ہماری جماعت کے اکثر احباب بھی اسی مبارک مہینہ میں صدقہ و زکوٰۃ کی رقوم بھجواتے ہیں۔

زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے اور ہر صاحب نصاب کے لئے اس کی ادائیگی اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ نماز کی ادائیگی۔ اور اس فریضہ میں کوتاہی اختیار کرنے والا انسان خدا تعالیٰ کے حضور اسی طرح جوابدہ اور قابل مواخذہ ہے جس طرح کہ ایک تارک نماز۔

لہٰذا جملہ صاحب نصاب احباب کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں اس فریضہ زکوٰۃ کو بھی اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں اور نہ صرف خود اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں بلکہ دیگر دوستوں اور زیر اثر احباب کو بھی اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔

اگر ہماری جماعت کے احباب کما حقہٗ ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ کریں اور اپنا محاسبہ کریں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے زکوٰۃ کی معقول رقم نکل سکتی ہے۔ تاکہ مرکزی انتظام کے ماتحت جماعت کے ضرورتمند غرباء و مساکین اور یتامیٰ میں تقسیم کی جا سکے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اس طرف پوری توجہ دیکر فرض شناسی سے کام لیں امید ہے کہ دوست اس فریضہ کی طرف کما حقہٗ توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ صاحب نصاب احباب کو اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

کراچی۔ ۱۱؍فروری۔ کشمیر اور دوسرے متعلقہ مسائل کے متعلق بھارت اور پاکستان کی بات چیت کا تیسرا دور ختم ہونے پر آج کراچی میں مشترکہ بیان جاری کر دیا گیا جس میں کہا گیا کہ دونوں وفدوں کے لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے کہ بات چیت جاری رکھی جائے۔ چنانچہ یہ بات چیت کلکتہ میں ۱۲ تا ۱۴؍مارچ تک ہوگی۔ بات چیت کا یہ چوتھا دور ہوگا۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ کراچی کانفرنس میں دونوں ملکوں کے وفدوں نے کشمیر کے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے متعلقہ معاملوں کے متعدد پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اور دونوں وفد ... [illegible] ... متفق ہو گئے ... [illegible] ... بھارتی ... [illegible] ... سردار سورن سنگھ نے پاکستانی وفد کے رہنما مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو ۱۲ سے ۱۴؍مارچ تک کلکتہ میں بات چیت جاری رکھنے کی دعوت دی جسے مسٹر بھٹو نے منظور کر لیا۔ اس کے بعد بھارتی وفد واپس دہلی چلا گیا۔

نئی دہلی۔ ۱۱؍فروری۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق بھارت اور پاکستان کے مابین بات چیت میں حصہ لینے والے بھارتی وفد کے لیڈر نے آج یہاں کہا کہ دونوں وفدوں کے مابین بات چیت میں کافی اختلافات ابھرے مگر فریقین نے مزید بات چیت جاری رکھنا منظور کر لیا ہے تاکہ اس مسئلہ کا منصفانہ اور باعزت حل تلاش کیا جا سکے۔

چنڈی گڑھ۔ ۱۱؍فروری۔ وزیر اعلیٰ سری کیرون نے اعلان کیا کہ وزیر اعظم نہرو ۳؍مارچ کو امرتسر آئیں گے۔ جہاں آپ پنجاب سٹی زنز کونسل سے خطاب کریں گے آپ ایک پبلک جلسہ کو بھی خطاب کریں گے۔

واشنگٹن۔ ۱۱؍فروری۔ امریکہ کے ڈپٹی وزیر خارجہ نے آج ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ امریکہ بھارت کو فی الحال کل ۶ کروڑ ڈالر کی امداد دے رہا ہے۔ جبکہ اتنی ہی امداد برطانیہ اور دیگر کامن ویلتھ ممالک بھارت کو دیں گے جہاں تک بھارت کو ملنے والی امداد میں اضافہ کا سوال ہے بھارت نے ابھی تک ایسی کوئی درخواست نہیں کی لیکن پھر بھی امداد میں اضافہ کا سوال زیر غور ہے

جکارتا۔ ۱۱؍فروری۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے آج وارننگ دی کہ اگر ملایا کے وزیر اعظم ٹنکو عبدالرحمٰن نے ملائشیا کی تشکیل کے بارے میں اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا جاری رکھا تو ہو سکتا ہے کہ ملایا اور انڈونیشیا کے مابین جنگ چھڑ جائے۔ ملائشیا فیڈریشن ملایا۔ سنگاپور۔ شمالی بورنیو۔ برونی اور سارا واک پر مشتمل ہوگی۔ اور یہ ۳۱؍اکتوبر کو قائم ہوگی۔ انڈونیشیا برونی کے سلطان کے خلاف باغیوں کی امداد کر رہا ہے۔

بغداد۔ ۱۱؍فروری۔ عراق کے نئے صدر کرنل عارف نے قاہرہ کے اخبار "الاہرام" کو ٹیلیفون پر بتایا کہ ان کی حکومت نے عرب اتحاد۔ جمہوری آزادی اور سوشلزم قائم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اور کہ عراقی انقلاب کا مقصد دنیائے عرب میں عراق کی پوزیشن بحال کرنا ہے۔ روزنامہ الاہرام نے لکھا ہے کہ حالیہ چند مہینوں میں عراق کے مقتول وزیر اعظم جنرل قاسم کو ہلاک کرنے کی کئی کوششیں ہوئی تھیں مگر سب کی سب کسی نہ کسی وجہ سے ناکام ہو گئیں۔ مارچ ۱۹۶۲ء میں قوم پرست عراقی افسروں نے جنرل قاسم کو سیریا کی سرحد پر واقع مقبرہ لیلیٰ کو لے جانے والے ہوائی جہاز کو گولی مار کر گرانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ مگر یہ سکیم آخری مرحلہ پر اس لئے ترک کر دی گئی کہ ہوائی جہاز کے عملہ کی جانیں تلف نہ ہوں۔ بغداد ریڈیو نے بتایا ہے کہ عراق میں حالت پر سکون ہے۔ اور مارشل لا کے باوجود حالت پر سکون ہے۔

کراچی۔ ۱۱؍فروری۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ پاکستانی وفد نے کراچی کانفرنس میں مانگ کی تھی کہ اودھم پور کے قریب ایک دو اضلاع کو چھوڑ کر باقی سارا جموں و کشمیر اسے دے دیا جائے۔ پاکستان نے نقشے پر جو لائن کھینچی ہے اس کے مطابق پاکستان کو سارا لداخ اور وادی کشمیر ملنی چاہیئے۔

راولپنڈی۔ ۱۱؍فروری پاکستانی وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے کل اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کے حل کو بتدریج عملی جامہ پہنانے کی سکیم پر غور کرنے کو تیار ہے۔ آپ نے کہا اس سے یہ اعتراض بھی نہ رہے گا کہ وہ دفاعی وجوہات وغیرہ کی بنا پر فوری طور پر وادیٔ کشمیر سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔

۲۰؍فروری کا مبارک دن ——— بقیہ لیڈر

..... تو اِس الحاد و دہریت کی موجودہ تاریکی میں خالص اور چمکتی ہوئی توحید کی قدرتوں کے ناقابلِ تردید ثبوت مل جائیں گے

یہ ایک حقیقت ہے کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کے مبارک مصداق کے ذریعہ آج ساری دنیا میں حقیقی روحانیت کا پرچم لہرا رہا ہے۔ آپ کی قیادت میں سینکڑوں مبلغین اسلام کی دعوت و تبلیغ میں شب و روز مشغول ہیں۔ جگہ جگہ تعمیر مساجد کے رنگ میں اسلامی مراکز کھولے جا رہے ہیں۔ خالق سے مخلوق کے رشتہ کو جوڑنے کے سامان ہو رہے ہیں۔ پھر آپ ہی کی ہدایات کے مطابق کلام اللہ کے تراجم دنیا کی مشہور زبانوں میں شائع کئے جانے کا قسمتی بخش انتظام ہے۔ متعدد زبانوں میں ایسے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور باقی زبانوں میں آہستہ آہستہ تراجم کا سلسلہ جاری ہے۔ اسلامی تعلیمات پر مشتمل عمدہ کتابیں رسائل اور پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ ——— پس جب بھی ۲۰؍فروری کا یہ مبارک دن آتا ہے ایک طرف دنیا کو اس معیار پر اسلام کی صداقت پرکھنے کی دعوت دیتا ہے تو دوسری طرف جماعت کے افراد کو پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے اور خدمتِ دین میں عملی حصہ لینے کی خاموش مگر مؤثر تلقین کرتا ہے!! وباللہ التوفیق (م ح ب)

دار ضنڈ کے سلسلہ میں شری بھیم سین سچر کی قادیان میں آمد

قادیان ... آج شری بھیم سین سچر سابق گورنر آندھرا پردیش حفاظتی فنڈ کی فراہمی کے سلسلہ میں قادیان ... کے ساتھ کئی ایم ایل اے صاحبان۔ کانگریس کے عہدیدار اور سرکاری افسران بھی تھے۔ ان کو تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول کی گراؤنڈ میں صدر صاحب میونسپل کمیٹی کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس دیا گیا جس کے جواب میں سچر صاحب نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر مکرم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ نے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وعدہ کردہ ۵۰۰۰/- روپیہ کی رقم میں سے ۲۰۰۰/- روپیہ کے ڈیفنس سرٹیفکیٹ خریدنے کا اعلان کیا۔ سردار ست نام سنگھ صاحب ایم ایل اے نے علاقہ کی طرف سے ڈیفنس سرٹیفکیٹ اور دیگر اعانت کی تفصیل بتائی۔ (نامہ نگار)

احمدیہ وفد کی جناب ایس پی صاحب گورداسپور سے ملاقات

مورخہ ۲؍۲ کو احمدیہ جماعت کے ایک وفد نے گورداسپور کے نئے سپرنٹنڈنٹ پولیس جناب ونود کمار صاحب کا بہ سے گورداسپور میں ملاقات کی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے حالات اور مخصوص تعلیمات وغیرہ کی وضاحت کی گئی اور سلسلہ کی بعض ضروریات کو پیش کیا گیا۔ جناب ایس پی صاحب نے بہت توجہ اور خندہ پیشانی سے حالات کو سنا اور ہمدردی سے کاروائی کا وعدہ کیا۔

وفد میں جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی اے ناظر امور عامہ۔ جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی اے ناظر بیت المال اور مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے شامل تھے۔ اس موقعہ پر بعض ضروری امور کے لئے جناب آر ڈی ملہوترہ ... سے بھی ملاقات کی گئی۔